عروہ اسلامک سیریز

(جماعت VII)

عصری مدارس کے طلبہ و طالبات کے لئے جدید تعلیمی نفسیات اور
اصول تدریس کی روشنی میں ترتیب دیا گیا دینی تعلیم کا منفرد نصاب

عروہ ایجوکیشنل ٹرسٹ ، حیدرآباد

فہرست مضامین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
1	**قرآن 4-31**	
2	آسان مذہب	5
3	اللہ پر بھروسہ	6
4	حقیقی مومن	7
5	شرک-ناقابل معافی جرم	9
6	موت کا فرشتہ	11
7	زر پرستوں کا انجام	13
8	امتحان میں کامیاب ہونے والے	15
9	امتحان میں فیل ہونے والے	17
10	پاکیزہ زندگی	19
11	مصیبت کا سبب	21
12	آخرت کا گھر	23
13	نماز کا فائدہ	24
14	والدین کے ساتھ حسن سلوک	25
15	حلال غذا	27
16	شیطانی کام	29
17	انسان کی کمزوری	31
1	**حدیث 32-73**	
18	اسلام کی بنیاد	33
19	حیا اور ایمان	35
20	علم کا راستہ	36
21	چالیس حدیثیں	38
22	طہارت کے آداب I	40
23	طہارت کے آداب II	42
24	طہارت کے آداب III	43
25	قبر کا عذاب	44
26	بیت الخلاء کے آداب I	46
27	بیت الخلاء کے آداب II	47
28	بیت الخلاء کے آداب III	49
29	بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا	50
30	اللہ کے راستہ میں خرچ	53
31	گداگری	55
32	خودداری I	57
33	خودداری II	58
34	حقیقی مالداری	60
35	صبر	61
36	اللہ کی قربت	62
37	جنت اور جہنم	64

38	دوست کا انتخاب	66
39	مریض کی عیادت	67
40	مسکراہٹ	68
41	دوسروں سے مسکرا کر ملنا	69
42	بڑے بھائی کا ادب	71
43	سلام کو رواج دو	72
	فقہ 74-127	
44	وضو کے ارکان	75
45	وضو کے صحیح ہونے کی شرطیں	76
46	وضو کے واجب ہونے کے شرائط	77
47	وضو سے متعلق چند باتیں	79
48	وضو کی قسمیں	81
49	وضو کب فرض ہے؟	81
50	وضو کب واجب ہے؟	81
51	وضو کب مستحب ہے؟	83
52	وضو کو توڑنے والی چیزیں	85
53	جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا	86
54	غسل کے فرائض	87
55	غسل کی سنتیں	87
56	غسل کی قسمیں	89
57	غسل کب فرض ہوتا ہے؟	89
58	غسل کب مستحب ہے؟	89
59	غسل کب مسنون ہے؟	91

60	تیمّم	93
61	تیمّم کی شرطیں	93
62	تیمّم کے ارکان	96
63	تیمّم کا طریقہ	97
64	تیمّم کے نواقض	97
65	تیمّم سے متعلق چند باتیں	99
66	مستحب اوقاتِ نماز	101
67	مکروہ (ناجائز) اوقاتِ نماز	103
68	نفل کے مکروہ اوقات	104
69	نماز کی سنتیں	106
70	نماز کے مستحبات	108
71	نماز کو توڑنے والی چیزیں	109
72	مفسداتِ نماز	111
73	مکروہاتِ نماز	113
74	جن چیزوں سے نماز فاسد نہیں ہوتی	115
75	جن چیزوں سے نماز مکروہ نہیں ہوتی	115
76	امام کی اقتداء کے شرائط	117
77	نماز توڑنے کا حکم	119
78	بیٹھ کر نماز پڑھنا	120
79	ٹرین اور ہوائی جہاز میں نماز	121
80	جماعت کے شرائط	123
81	کن صورتوں میں جماعت واجب نہیں	124
82	تراویح کی نماز	126

ابتدائیہ

عروہ ایجوکیشنل ٹرسٹ عصری تعلیمی اداروں میں دینی تعلیم کا مؤثر انتظام کرنا چاہتا ہے؛ تا کہ مسلم طلبہ وطالبات دین سے کماحقہٗ واقف ہوسکیں، اس سلسلہ میں ٹرسٹ نے دینی تعلیم کا ایک جامع اور اورمتوازن نصاب ترتیب دینے کا منصوبہ بنایا ہے، جس میں قرآن، حدیث، فقہ، سیرت اور تاریخ اسلام کو بنیادی مضامین کی حیثیت سے شامل کیا جائے گا، یہ نصاب اول جماعت سے لے کر دسویں جماعت تک کے طلبہ و طالبات کی دینی ضرورتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مرتب ہوگا، الحمد اللہ ٹرسٹ کو کئی نامور ماہرین تعلیم اور متبحر علماء کا علمی تعاون حاصل ہے، جن میں پروفیسر جمیل النساء ہاشمی (سابق صدر شعبہ عربی عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد) محترمہ شاہانہ سعید صاحبہ (پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، شعبہ اسلامیات، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد) اور سید اسرار الحق (لکچرار گورنمنٹ کالج، شادنگر) خاص طور پر قابل ذکر ہیں، ان کے علاوہ جناب مولانا نثار احمد قاسمی، جناب مفتی عمران سبیلی، جناب مولانا صلاح الدین قاسمی اور جناب مولانا محمد شاہد قاسمی (اساتذہ معہد البنات، حیدرآباد) بھی مجوزہ نصاب کی تیاری میں ٹرسٹ کے ساتھ تعاون کررہے ہیں، اس لئے اُمید ہے کہ جلد ہی مجوزہ نصاب منظر عام پر آجائے گا۔

پچھلے ۱۰/ سالوں سے عروہ ایجوکیشنل ٹرسٹ کے زیر انتظام چلنے والے اسکولس میں دینی تعلیم کا وہ نصاب پڑھایا جاتا رہا ہے جو مولانا مفتی سید اسرار الحق سبیلی نے مرتب کیا ہے، پچھلے سالوں کے تجربوں اور اساتذہ کرام کے مشوروں کی روشنی میں انتظامیہ نے اس نصاب میں تبدیلی کی ضرورت محسوس کی، چوں کہ نصاب کی ترتیب کا کام کئی نزاکتوں سے جڑا ہوا ہے، اس لئے انتظامیہ نے طے کیا ہے کہ موجودہ نصاب میں جزوی ترمیم کرکے اُسی نصاب کو تعلیمی سال ۲۰۱۳- ۲۰۱۴ء میں زیر تدریس رکھا جائے، ان شاء اللہ آئندہ تعلیمی سال ۲۰۱۴-۲۰۱۵ء سے عروہ ایجوکیشنل ٹرسٹ کا مرتب کردہ جدید نصاب داخل نصاب کیا جائے گا؛ تا کہ طلبہ کی دینی تعلیم سائنٹیفک انداز میں ہوسکے۔

اخیر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری نئی نسل کی دین سے وابستگی کو مستحکم کرے اور دین کے فہم کو ہم سب کے لئے آسان کردے۔ (آمین)

محمد شہاب الدین سبیلی

(سکریٹری عروہ ایجوکیشنل ٹرسٹ)

قرآن

(جماعت V)

لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی ہے، یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفاء ہے، اور جو اسے قبول کر لے اُن کے لئے رہنمائی اور رحمت ہے، اے نبی کہو کہ یہ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے کہ یہ چیز اس نے بھیجی، اس پر تو لوگوں کو خوشی منانی چاہئے، یہ اُن سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ سمیٹ رہے ہیں۔ (یونس:۵۷-۵۸)

آسان مذہب

مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ . (الحج: ۷۸)

ترجمہ:

(اللہ تعالیٰ نے) تم پر دین (کے احکام) میں کسی قسم کی تنگی نہیں رکھی۔

☆ دین اسلام سادہ، آسان اور قابل عمل مذہب ہے۔

☆ پچھلی شریعتوں کے بعض سخت احکام اسلام میں منسوخ کر دئے گئے ہیں۔

☆ پچھلی اُمتوں کے راہبوں اور فقیہوں نے جو بے جا قیود و حدود مقرر کر دی تھیں اور جاہل عوام نے توہمات کی دبیز چادر اپنے اوپر ڈال رکھی ہے، اللہ تعالیٰ نے ان تمام سے مسلمانوں کو آزاد رکھا ہے۔

☆ اسلام نے ایسی کوئی قید نہیں لگائی ہے، جو مسلمانوں کی علمی، معاشی، معاشرتی اور تمدنی ترقیوں میں رکاوٹ ہو، بلکہ اسلام نے ان چیزوں کی حوصلہ افزائی کی ہے۔

سوالات:

۱- اسلام کیسا مذہب ہے؟

۲- پچھلی شریعتوں کے کیسے احکام منسوخ کر دیئے گئے؟

۳- اسلام نے کن بے جا قیود سے مسلمانوں کو آزاد رکھا ہے؟

۴- اسلام نے کیسی قید نہیں لگائی ہے؟

۵- اسلام نے کن کی حوصلہ افزائی کی ہے؟

اللہ پر بھروسہ

أَ لَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ، وَ یُخَوِّفُوْنَکَ بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖ. (الزمر: ۳٦)

ترجمہ:

کیا اللہ اپنے بندوں کے لئے کافی نہیں؟ یہ لوگ تم کو اللہ کے سوا دوسروں سے ڈراتے ہیں۔

☆ جب ہمیں اللہ کی عظیم طاقت پر ایمان ہے اور ہم اس کے فرماں بردار غلام ہیں تو اب ہمیں دوسروں سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔

☆ ہمیں اللہ کے حکم کے مطابق زندگی گزارنی چاہئے، ہر ایک سے صاف ستھرا معاملہ کرنا چاہئے، ہمیں اللہ پر بھروسہ کرنا چاہئے اور اسی سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہئے۔

خالی جگھوں کو دئیے گئے الفاظ سے پر کیجئے:

ایمان، ضرورت، بھروسہ، غلام، زندگی، ڈرنا، معاملہ۔

۱- ہمیں اللہ پر..........کرنا چاہئے۔

۲- ہم اللہ کے فرماں بردار.......... ہیں۔

۳- ہمیں اللہ کی عظیم طاقت پر.......... ہے۔

۴- ہمیں دوسروں سے ڈرنے کی کیا.......... ہے۔

۵- ہمیں اللہ ہی سے.......... چاہئے۔

۶- ہر ایک سے صاف ستھرا..........کرنا چاہئے۔

۷- ہمیں اللہ کے حکم کے مطابق ....گزارنی چاہئے۔

حقیقی مؤمن

وَ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ إِنْ كُنتُم مُؤْمِنِينَ، إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَ إِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَاناً وَعَلىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ٥ وَ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ، أُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقاً، لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيمٌ. (الانفال: ١-٤)

ترجمہ :

اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو، (یاد رکھو!) مؤمن تو وہ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں، اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے، اور وہ (ہر حال میں) اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں، وہ نماز پڑھتے ہیں، اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے اسی میں سے خرچ کرتے ہیں، یہی لوگ حقیقی مومن ہیں، ان کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں بڑے بڑے درجے ہیں، بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے۔

☆ یہاں مؤمنوں کی چھ صفات بیان کی گئی ہیں:

١- اللہ ورسول کی فرماں برداری۔

۲- اللہ کے ذکر سے دل میں لرزہ طاری ہو جانا۔

۳- قرآن کی تلاوت سے ایمان میں مضبوطی۔

۴- ظاہری اسباب اختیار کرتے ہوئے اللہ پر بھروسہ۔

۵- نماز کا اہتمام اور پابندی۔

۶- اللہ کے مال کو اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا۔

☆ ایسے اوصاف کے حامل مسلمان حقیقی مؤمن کہلانے کے مستحق ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی چھوٹی موٹی لغزشوں کو معاف فرمائیں گے اور ان کے رتبے کے لحاظ سے ان کو جنت میں بڑے بڑے درجے عنایت فرمائیں گے۔

تحریری سوالات:

۱- مؤمنوں کی کون سی چھ صفات بیان کی گئی ہیں؟

۲- حقیقی مؤمن کون ہیں؟

۳- اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے ساتھ کیسا معاملہ فرمائیں گے؟

شرک - ناقابل معافی جرم

إِنَّ اللّٰهَ لاَ يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى اِثْماً عَظِيْماً . (النساء: ٤٨)

ترجمہ :

بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو معاف نہیں کریں گے کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے ، اور (ہاں) اس کے سوا جس کو چاہیں گے بخش دیں گے ، اور جس نے اللہ کا شریک بنایا تو وہ اللہ پر بہتان باندھ کر بڑے جرم کا مرتکب ہوا۔

☆ شرک سب سے بڑا گناہ ہے، مشرک پر جنت حرام ہے۔

☆ توحید کا عقیدہ زندگی کی بنیادی حقیقت کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے ، ایسے عقیدہ کی اصلاح اور توبہ کے بغیر اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کریں گے۔

☆ کفر وشرک کے علاوہ دوسرے گناہ اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے معاف کر سکتے ہیں، لیکن کفر وشرک ہرگز معاف نہیں ہوگا۔

دئیے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگھوں کی خانہ پری کیجئے :

ہرگز، بنیادی، بہتان، جنت، گناہ، معاف

۱- مشرک پر............حرام ہے۔

۲- شرک سب سے بڑا............ہے۔

۳- شرک اللہ پر بڑا............ہے۔

۴- مشرک کائنات کی............حقیقت کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے۔

۵- شرک کے علاوہ دوسرے گناہ............ہو سکتے ہیں۔

۶- شرک............معاف نہیں ہوگا۔

موت کا فرشتہ

قُلْ يَتَوَفَّاكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ.

(السجدة: ١١)

ترجمہ:

کہہ دیجئے کہ موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے، پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

☆ گھڑی کے یکا یک بند ہونے کی طرح موت یونہی نہیں آ جاتی، بلکہ اس کے لئے باضابطہ ایک فرشتہ مقرر کیا گیا ہے، جو روح کو اپنے قبضہ میں لے کر محفوظ کر دیتا ہے۔

☆ موت سے انسان معدوم نہیں ہوتا، بلکہ روح جسم سے نکل کر باقی رہتی ہے۔

☆ انسان کی روح پورے شخصی اوصاف کے ساتھ قبضہ میں کی جاتی ہے، قیامت میں اسی کو نیا جسم دیا جائے گا اور اسی سے حساب لیا جائے گا۔

خالی جگھوں کو دئیے گئے الفاظ سے پُر کیجئے :

محفوظ،فرشتہ،موت، باقی ،معدوم ،نیا جسم ،شخص اوصاف

۱- گھڑی کے یکا یک بند ہونے کی طرح ....نہیں آتی۔

۲- اسی کے لئے ایک ....مقرر کیا گیا ہے۔

۳- فرشتہ روح کو اپنے قبضہ میں لے کر...........کر دیتا ہے۔

۴- موت سے انسان ....نہیں ہوتا۔

۵- روح جسم سے نکل کر...........رہتی ہے۔

۶- انسان کی روح پورے...........کے ساتھ قبضہ میں کی جاتی ہے۔

۷- قیامت میں اس کو...........دیا جائے گا۔

زر پرستوں کا انجام

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ نِالَّذِي جَمَعَ مَالاً وَّ عَدَّدَهٗ يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهٗ أَخْلَدَهٗ، كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ . (الهمزة: ١-٤)

ترجمہ :

ہر طعنہ دینے والے اور عیب جوئی کرنے والے کے لئے بڑی خرابی ہے، جس نے مال جمع کیا اور اس کو گن گن کر رکھا، وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کو ہمیشہ رکھے گا، ہرگز نہیں، وہ دہکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے گا۔

☆ یہاں زر پرست لوگوں کا انجام بیان کیا گیا ہے کہ وہ پیسے کے گھمنڈ میں جس بڑے پن میں مبتلا ہیں، قیامت کے دن ان کو کچرے کی طرح حقیر سمجھ کر آگ کے گڑھے میں پھینک دیا جائے گا۔

☆ زر پرستوں کے یہاں چار اوصاف بیان کئے گئے ہیں:

۱- غریبوں کو طعنہ دینا۔

۲- غریبوں کی عیب جوئی اور ان کو حقیر سمجھنا۔

۳- مال و دولت سینت کر رکھنا اور اس کو محتاجوں پر خرچ نہیں کرنا۔

۴- دولت کو اپنی دائمی عیش کا ذریعہ سمجھنا۔

مسلمانوں کو ان برے اوصاف سے دور رہنا چاہئے۔

سوالات:

۱- یہاں کن لوگوں کا انجام بیان کیا گیا ہے؟

۲- زر پرست اپنے بارے میں کس چیز میں مبتلا ہوتے ہیں؟

۳- قیامت کے دن ان کو کیا سمجھ کر اور کہاں پھینک دیا جائے گا؟

۴- زر پرستوں کے کتنے اوصاف بیان کئے گئے ہیں؟

۵- مسلمانوں کو ان اوصاف سے کیا رہنا چاہئے؟

امتحان میں کامیاب ہونے والے

فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ، إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ، فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ، فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ، قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ، كُلُوا وَ اشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ. (الحاقة: ۱۹–۲۴)

ترجمہ:

تو جس کا اعمال نامہ اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ (دوسروں سے) کہے گا کہ لو میرا اعمال نامہ پڑھو، مجھ کو یقین تھا کہ میرا حساب پیش آنے والا ہے ،غرض وہ پسندیدہ زندگی (یعنی) جنت بریں میں ہوگا، جس کے میوے جھکے ہوئے ہوں گے، ان سے کہا جائے گا کہ خوب مزے سے کھاؤ پیو، ان اعمال کے بدلہ میں جو تم گزشتہ دنوں میں کیے تھے۔

☆ امتحان میں کامیابی کا رزلٹ پا کر ہر بچہ خوشی خوشی اپنے گھر والوں کو اپنا رزلٹ دکھاتا ہے اور انہیں پڑھنے کو کہتا ہے، لیکن یہ خوشی عارضی ہوتی ہے، دنیا کی پوری زندگی میں اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کا امتحان لے رہے ہیں، اسی امتحان کی تیاری کے دو سبجیکٹ قرآن و حدیث مقرر کیا گیا ہے، یہ امتحان پورے کا پورا پریکٹیکل (Practical) ہے، اس کا رزلٹ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جاری فرمائیں گے۔ اوپر کی آیات میں اسی امتحان میں کامیاب ہونے والوں کا حال بیان کیا گیا ہے۔

خالی جگھوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجئے :

امتحان- عارضی- رزلٹ- قیامت کے دن

خوش- پڑھنے- پریکٹیکل- قرآن وحدیث

۱- کامیابی کا رزلٹ پا کر ہر بچہ..........ہوتا ہے۔

۲- اپنے گھر والوں کا اپنا..........دکھاتا ہے۔

۳- انہیں..........کو کہتا ہے۔

۴- دنیا کی خوشی..........ہے۔

۵- دنیا کی پوری زندگی..........ہے۔

۶- آخرت کے امتحان کی تیاری کے لئے دو سبجیکٹ..............ہے۔

۷- پورا امتحان..........ہے۔

۸- اس امتحان کا رزلٹ..........جاری ہوگا۔

امتحان میں فیل ہونے والے

وَ أَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوْتَ كِتَابِيَهْ، وَ لَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ، يَالَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ، مَا أَغْنىٰ عَنِّي مَالِيَهْ، هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ، خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ، ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ، ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعاً فَاسْلُكُوْهُ، إِنَّهٗ كَانَ لَايُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ، وَ لَا يَحُضُّ عَلىَ طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ، فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ، وَ لَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ، لَا يَأْكُلُهٗ إِلَّا الْخَاطِئُوْنَ. (الحاقة: ٢٥-٣٧)

ترجمہ :

اور جس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، تو وہ کہے گا کہ اے کاش! مجھ کو میرا اعمال نامہ نہ دیا جاتا اور مجھ کو خبر بھی نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے، کیا اچھا ہوتا کہ موت میرا کام تمام کرچکی ہوتی، آج میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا، میری سلطنت بھی مجھ سے جاتی رہی، (فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) اسے پکڑلو اور طوق پہنا دو، پھر دوزخ میں ڈال دو، پھر ستر گز کی زنجیر میں اس کو جکڑ دو، یہ نہ اللہ بزرگ و برتر پر ایمان رکھتا تھا اور نہ فقیر کو کھانا کھلانے کی (دوسروں کو) ترغیب دیتا تھا، تو آج نہ کوئی اس کا دوست ہے اور نہ کھانے کے لئے کوئی چیز نصیب ہے، سوائے پیپ کے جس کو گنہ گار کے سوا کوئی نہ کھائے گا۔

☆ آخرت کے امتحان میں کامیاب ہونے والے لوگ جنتی خوشیاں منارہے ہوں گے، اس امتحان میں ناکام ہونے والے لوگ اتنے ہی غم منا رہے ہوں گے، وہ اپنے آپ کو کوس

رہے ہوں گے اور اپنی موت کی تمنا کر رہے ہوں گے، وہ امتحان کی تیاریوں میں لگنے کے بجائے مال و دولت، گندی سیاست اور بُرے دوستوں میں خوش تھے، اور ان پر اکڑتے تھے، لیکن ان کی دولت، ان کی سیاست اور ان کے دوست انہیں امتحان میں کامیاب نہیں کرا سکے۔

☆ قیامت میں بالکل ایسا ہی منظر پیش آنے والا ہے، اللہ تعالیٰ نے پہلے اس کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے، تاکہ جو لوگ آخرت کے امتحان کی تیاری میں غفلت کر رہے ہیں، فوراً سنبھل جائیں اور تیاری میں لگ جائیں۔

سوالات:

۱- آخرت کے امتحان میں ناکام ہونے والے کیا منا رہے ہوں گے؟

۲- وہ اپنے آپ کو کیا کر رہے ہوں گے؟

۳- وہ کس کی تمنا کریں گے؟

۴- وہ امتحان کی تیاری کے بجائے کن کاموں میں تھے؟

۵- وہ کس پر اکڑتے تھے؟

۶- ان کی دولت اور ان کے دوست کیا نہیں کرا سکے؟

۷- قیامت میں کیسا منظر پیش آنے والا ہے؟

۸- اللہ تعالیٰ نے کیا کیا ہے؟

۹- اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی یہ منظر کیوں پیش کر دیا ہے؟

پاکیزہ زندگی

مَنْ عَمِلَ صَالِحاً مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثىٰ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً،
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ. (النحل: ٩٧)

ترجمہ:

جو شخص نیک عمل کرے، خواہ مرد ہو یا عورت، اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو ہم (دنیا میں بھی) اس کو اچھی زندگی بسر کرائیں گے اور ان کو (قیامت کے دن بھی) ان کے اچھے اعمال کا بدلہ ضرور دیں گے۔

☆ یہ آیت مسلمانوں کے لئے حوصلہ کن ہے کہ نیکی، سچائی، دیانت اور پرہیز گاری اختیار کرنے والے کی دنیا بھی پاکیزہ اور صاف ستھری گزرتی ہے، ان کا ریکارڈ ہر جگہ پاکیزہ اور صاف ستھرا رہتا ہے، ان کا خیال، عقیدہ، بدن، اخلاق و عادات اور ظاہر و باطن پاکیزہ ہوتے ہیں۔

☆ مؤمن اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اور اس کے فیصلہ پر راضی اور قناعت پسند رہتا ہے، اس لئے وہ پرسکون اور مطمئن رہتا ہے، وہ مصیبت سے گھبراتا نہیں ہے۔

☆ اس کے برخلاف کفر، بددین اور زر پرست کی زندگی داغ دار ہوتی ہے، اس کا ریکارڈ ہر جگہ خراب رہتا ہے، اپنی حریصانہ طبیعت سے وہ ہمیشہ بے چین رہتا ہے اور ذرا سی مصیبت پر گھبرا جاتا ہے۔

سوالات:

۱- یہ آیت مسلمانوں کے لئے کیسی ہے؟

۲- مؤمن کی زندگی کیسی گزرتی ہے؟

۳- اس کا ریکارڈ ہر جگہ کیسا رہتا ہے؟

۴- اس کا عقیدہ اور اخلاق و عادات کیسے رہتے ہیں؟

۵- مؤمن کیوں پرسکون اور مطمئن رہتا ہے؟

۶- مؤمن کس سے نہیں گھبراتا ہے؟

۷- کافر کی زندگی کیسی رہتی ہے؟

۸- اس کا ریکارڈ کیسا رہتا ہے؟

۹- وہ ہمیشہ بے چین کیوں رہتا ہے؟

۱۰- وہ ذرا سی مصیبت پر کیا کرتا ہے؟

مصیبت کا سبب

وَ مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَ يَعْفُوَ عَنْ كَثِيرٍ .

(الشوریٰ: ۳۰)

ترجمہ:

جو بھی مصیبت تم کو پہنچتی ہے وہ تمہارے اعمال کا نتیجہ ہے اور وہ بہت سے گناہ معاف کردیتا ہے۔

☆ نافرمان لوگوں پر دنیا و آخرت میں جو مصیبت و آفت آتی ہے، اس کا سبب ان کے ہی بعض اعمال ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں تنبیہ کرنا چاہتے ہیں، جیسے: غذا میں احتیاط نہ کرنے سے بیماری آتی ہے، ایک محلّہ والے کی حماقت سے پورے محلّہ والوں کو نقصان اُٹھانا پڑتا ہے، یہی حال روحانی بداحتیاطی اور بے راہ روی کا ہے۔

☆ یہ بھی اللہ کی مہربانی ہے کہ وہ بعض ہی گناہوں کی گرفت کرتا ہے، اگر وہ ہر گناہ پر فوری گرفت کرنے لگے تو دنیا میں کوئی زندہ نہ بچے۔

دئیے گئے الفاظ کے ذریعہ خالی جگھوں کو پُر کیجئے :

آفتیں - نقصان - بیماری - بداعمالیوں - زندہ - گرفت

۱- نافرمانوں پر مصیبت ان کی ....کی وجہ سے آتی ہے۔

۲- غذا میں احتیاط نہ کرنے سے ....آتی ہے۔

۳- محلّہ کے ایک فرد کی حماقت سے پورے محلّہ والوں کو ....اُٹھانا پڑتا ہے۔

۴- روحانی بداحتیاطی اور بے راہ روی سے ....آتی ہے۔

۵- اگر وہ ہر گناہ پر فوری گرفت کرے تو کوئی ....نہ بچے۔

آخرت کا گھر

تِلْکَ الدَّارُ الآخِرَۃُ نَجعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لاَ یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِیْ الْأَرْضِ وَلاَفَسَاداً، وَ الْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ . (القصص : ۸۳)

ترجمہ:

یہ آخرت کا گھر ہم نے ان لوگوں کے لئے تیار کر رکھا ہے جو ملک میں تکبر اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے، اور اچھا انجام تو پرہیز گاروں ہی کا ہے۔

☆ ہر شخص دائمی سکون وراحت کا متلاشی ہے، دنیا میں نہیں تو آخرت میں یہ ضرور ملے گی، مگر اس کے لئے تین شرطیں پوری کرنی ہوگی:

۱- دنیا میں غرور وتکبر نہ کریں۔

۲- فتنہ وفساد برپا نہ کریں۔

۳- پرہیز گاری کا راستہ اختیار کریں۔

سوالات:

۱- ہر شخص کس چیز کا متلاشی ہے؟

۲- آخرت کے دائمی سکون وراحت کے لئے تین شرطیں کیا ہیں؟

نماز کا فائدہ

وَ أَقِمِ الصَّلاۃَ إِنَّ الصَّلاۃَ تَنْھیٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْکَرِ. وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ أَکْبَرُ . (العنکبوت: ٤٥)

ترجمہ:

نماز کی پابندی کرو، بے شک نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے، اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے۔

☆ یہاں نماز کے دو فائدے ذکر کیے گئے ہیں:

۱- نماز انسان کو گناہوں اور اخلاقی برائی سے بچنے کا حوصلہ عطا کرتی ہے۔

۲- نماز انسان کو اللہ کی یاد دلاتی ہے، انسان اپنے کاروبار اور دیگر کاموں میں مصروف رہتا ہے، نماز کا وقت ہوتے ہی وہ اللہ کے دربار میں پہنچ جاتا ہے، نماز اسے دنیوی مصروفیتوں سے نکال کر اللہ کی یاد میں لگا دیتی ہے۔

سوالات:

۱- نماز کے کون سے دو فائدے بیان کیے گئے ہیں؟

۲- نماز کا وقت ہوتے ہی نمازی کیا کرتا ہے؟

۳- نماز دنیوی مصروفیتوں سے نکال کر کیا کرتی ہے؟

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک

وَ قَضٰی رَبُّکَ أَلَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً، إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْ هُمَا وَ قُلْ لَهُمَا قَوْلاً كَرِيماً، وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيراً . (بنی اسرائیل: ۲۳- ۲۴)

ترجمہ :

تمہارے پروردگار نے حکم دیا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، اور اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو، اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہاری زندگی میں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں، تو ان کو (کسی بات پر) اُف تک نہ کہو، نہ ان کو جھڑکو، ان سے ادب سے بات کرو، ان کے سامنے محبت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہو، اور ان کے حق میں (ہمیشہ) دُعا کرتے رہو، اے پروردگار! جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں (محبت سے) پالا ہے، اسی طرح آپ بھی ان پر رحم فرمائیے۔

☆ اولاد کو اپنے والدین کا فرماں بردار، خدمت گزار، احسان شناس اور ادب شناس ہونا چاہئے۔

☆ والدین کو ڈانٹنا اور جھڑکنا نہیں چاہئے، بلکہ اُف تک کہنے سے گریز کرنا چاہئے۔

☆ والدین جب ضعیف اور کمزور ہو جائیں تو ان کی خدمت اور دیکھ ریکھ خاص طور پر کرنی چاہئے، جیسا کہ جب ہم بچپن میں کمزور تھے، تو انہوں نے ہماری دیکھ ریکھ میں خون پسینہ ایک کردیا تھا۔

☆ والدین کے مرنے کے بعد ان کے لئے دُعا واستغفار اور صدقہ و خیرات کرتے رہنا چاہئے۔

سوالات:

١- والدین کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہئے؟

٢- اولاد کو اپنے والدین کا کیا ہونا چاہئے؟

٣- والدین کو کیا نہیں کرنا چاہئے؟

٤- والدین کو کیا کہنے سے گریز کرنا چاہئے؟

٥- والدین جب ضعیف ہو جائیں تو کیا کرنا چاہئے؟

٦- بچپن میں جب تم کمزور تھے تو انہوں نے تمہارے ساتھ کیا کیا تھا؟

٧- والدین کے مرنے کے بعد ان کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

حلال غذا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِيْ الاَرْضِ حَلاَلاً طَيِّباً وَّ لاَ تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ، إِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ، إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوْءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ أَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لاَ تَعْلَمُوْنَ. (البقرة: ١٦٨-١٦٩)

ترجمہ:

اے لوگو! زمین کی پیداوار میں سے حلال اور پاکیزہ چیزوں کو (شوق سے) کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو، کیوں کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے، وہ تم کو برائی اور بے حیائی کے کام کرنے پر اُکساتا ہے، اور اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ کی نسبت ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں کچھ بھی علم نہیں۔

☆ حلال اور پاک چیزیں شوق سے کھانی چاہئے۔

☆ کھانے پینے کی حلال چیزوں کو اپنی طرف سے ممنوع قرار نہیں دینا چاہئے۔

☆ چیزوں کو حلال وحرام قرار دینے میں اللہ کے حکم کی پابندی کرنی چاہئے نہ کہ شیطان کی۔

دئیے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگھوں کو پُر کیجئے :

اللہ کے حکم، ممنوع، شوق، شیطان، نقش قدم

۱۔ کھنے پینے کی چیزوں کو اپنی طرف سے..........قرار نہیں دینا چاہیے۔

۲۔ حلال اور پاکیزہ چیزیں..........سے کھانی چاہئیں۔

۳۔ چیزوں کو حلال و حرام قرار دینے میں..........کی پابندی کرنی چاہیے۔

۴۔ شیطان کے..........پر نہیں چلنا چاہیے۔

۵۔ ....تمہارا کھلا دُشمن ہے۔

شیطانی کام

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْأَنْصَابُ وَ الْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ، إِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَاءَ فِيْ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ. (المائدة: ۹۰-۹۱)

ترجمہ:

اے ایمان والو! بلاشبہ شراب، جوا، بُت اور پانسے (یہ سب) ناپاک اور شیطانی کام ہیں، ان سے بچتے رہو، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے ذریعہ تمہارے دلوں میں عداوت اور کینہ ڈلوادے، اور تم کو اللہ کی یاد سے روک دے، تو کیا تم (اب بھی) باز آؤ گے (یا نہیں)؟

☆ شراب اُم الخبائث یعنی برائیوں کی جڑ ہے، شراب پینے کے بعد دوسری برائیوں میں بھی ملوث ہونا آسان ہوجاتا ہے۔

☆ شراب اور جوے والوں کے گھروں میں جھگڑے لڑائی معمول بن جاتی ہے۔

☆ شراب اور جوے کے ذریعے شیطان کو لوگوں کے دلوں میں عداوت و کینہ ڈالنے کا موقع ہاتھ آتا ہے۔

☆ شراب اور جوے سے پورے معاشرہ پر غلط اثر پڑتا ہے۔

☆ فال نکلوانا مذکورہ آیت کی رو سے ناجائز اور شیطانی کام ہے۔

☆ آستانوں، مورتیوں اور درگاہوں کے پاس ذبح کیا ہوا جانور حرام ہوگا۔

سوالات:

۱- شیطانی کام کون کون سے ہیں؟

۲- شراب کیا ہے؟

۳- اُم الخبائث کا مطلب کیا ہے؟

۴- شراب پینے کے بعد کیا آسان ہو جاتا ہے؟

۵- شراب اور جوے والوں کے گھروں میں کیا ہوتا ہے؟

۶- شراب اور جوے کے ذریعہ شیطان کو کیا موقع ہاتھ آتا ہے؟

۷- شراب اور جوے سے معاشرہ پر کیا اثر پڑتا ہے؟

۸- آستانوں، مورتیوں اور درگاہوں کے پاس جانور ذبح کرنا اور ان کا کھانا کیسا ہے؟

انسان کی کمزوری

وَ إِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَ نَآبِجَانِبِهٖ وَ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَؤُوْساً . (بنی اسرائیل: ۸۳)

ترجمہ:

جب ہم انسان کو کوئی نعمت عطا کرتے ہیں، تو وہ ہم سے منہ پھیر لیتا ہے، اور پہلو تہی کرتا ہے، اور جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ نا امید ہو جاتا ہے۔

☆ انسان کی کمزوری یہ ہے کہ عیش و آسائش میں پڑ کر اللہ کو بھول جاتا ہے اور مصیبت کے وقت مایوس ہو کر ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھ جاتا ہے۔

☆ ہونا تو یہ چاہیئے کہ خوش حالی میں اللہ کو یاد کیا جائے اور شکر ادا کیا جائے اور مصیبت پر صبر کیا جائے اور اللہ کی رحمت پر بھروسہ کر کے جدوجہد جاری رکھا جائے۔

☆ جب انسان خوش حالی میں اللہ کو یاد رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ تنگی میں اس کی مدد فرماتے ہیں۔

سوالات:

۱۔ انسان کی کمزوری کیا ہے؟

۲۔ خوش حالی میں کیا کرنا چاہیئے؟

۳۔ مصیبت پر کیا کرنا چاہیئے؟

۴۔ انسان خوش حالی میں اللہ کو یاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں؟

حدیث

اسلام کو تفصیل سے سمجھنے اور اس کی پیروی کا حق ادا کرنے کے لئے رسول ﷺ کے فرمودات اور اعمال سے واقف ہونا ضروری ہے، اس لئے کہ اس کے بغیر قرآن کریم کو ٹھیک طور پر نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ ذیل میں منتخب احادیث کو مناسب ترتیب کے ساتھ جمع کیا گیا ہے؛ تا کہ طلبہ میں حدیث فہمی کا ذوق پیدا ہو۔

اسلام کی بنیاد

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، وَ اِقَامِ الصَّلاَةِ وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَ الْحَجِّ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ.

(متفق عليه)

ترجمه :

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

۱- لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی شہادت

۲- نماز قائم کرنا ۳- زکوٰۃ ادا کرنا

۴- حج کرنا ۵- رمضان کے روزے رکھنا

☆ تم نے شامیانہ دیکھا ہوگا، شامیانہ کے بیچ میں ایک مضبوط اور موٹا کھمبا ہوتا ہے، اسی کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے کھمبے ہوتے ہیں، بیچ کا کھمبا گر جائے تو چاروں کھمبے بھی گر جائیں گے، اور شامیانہ زمین پر آ جائے گا، اگر کنارہ کا کھمبا گر جائے تو شامیانہ کا ایک حصہ گر جائے گا۔

☆ بیچ کا کھمبا لاَ إِلٰـهَ إِلاَّ اللّٰهُ کی شہادت ہے، اور نماز، زکوٰۃ، حج اور روزہ اطراف کے کھمبے ہیں۔

☆ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ کے بغیر نماز، روزہ کی کوئی اہمیت نہیں ہے، لا إله الله کے ساتھ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ نہ ہو تو اسلام کی عمارت کی تعمیر مکمل نہیں ہو سکتی ہے۔

سوالات :

۱- اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے؟

۲- بیچ کا کھمبا کون سا ہے؟

۳- اطراف کے کھمبے کون سے ہیں؟

۴- کیا لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ کے بغیر نماز، روزہ کی کوئی اہمیت ہے؟

۵- اسلام کی عمارت کی تعمیر کیسے مکمل ہوسکتی ہے؟

حیااورایمان

إِنَّ الْحَيَاءَ وَ الْإِيْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِيْعاً فَإِذَا رَفَعَ أَحَدُهُمَا رَفَعَ الْآخَرُ .

(شعب الإيمان)

ترجمہ :

حیااورایمان ایک دوسرے کے ساتھی ہیں، جب ایک چلا جاتا ہےتو دوسرا بھی چلا جاتا ہے۔

☆ حیااورایمان کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔

☆ جس کے پاس ایمان ہے اس کے پاس حیا بھی ہوگی ، اور جس کے پاس ایمان نہیں،اس کے پاس حیا بھی نہیں ہوگی ۔

☆ مؤمن کو بے حیائی کے کاموں سے بچنا چاہیۓ،ورنہ رفتہ رفتہ ایمان جانے کا خطرہ ہے۔

سوالات :

١- ایک دوسرے کے ساتھی کیا ہیں؟

٢- حیااورایمان کا آپس میں کیسا تعلق ہے؟

٣- ایمان والے کے پاس کیا چیز ہوتی ہے؟

۴- بے ایمان کے پاس کیا چیز نہیں ہوتی ہے؟

۵- مؤمن کو کیسے کاموں سے بچنا چاہیۓ ؟

٦- بے حیائی سے نہ بچنے پر کس بات کا خطرہ ہے؟

علم کا راستہ

مَنْ سَلَکَ طَرِیْقاً یَلْتَمِسُ فِیْهِ عِلْماً سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِیْقاً إِلَی الْجَنَّةِ، وَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَهٗ بَیْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةَ وَ غَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِکَةُ وَ ذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ وَ مَنْ بَطَّأَبِهٖ عَمَلَهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبَهٗ . (مسلم)

ترجمہ :

جو شخص ایسے راستہ پر چلے جس میں علم کی تلاش ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں، لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب پڑھتے اور اس کا درس لیتے ہیں تو اُن پر سکینہ نازل ہوتا ہے، رحمت ان کو ڈھانک لیتی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرشتوں کی مجلس میں ان کا ذکر کرتے ہیں، اور جو عمل میں پیچھے ہو تو اس کا خاندانی نسب اس کو آگے نہیں بڑھا سکتا۔

☆ علم جنت تک پہنچانے کا راستہ ہے، اس لئے جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے نکلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں۔

☆ جس جگہ اللہ و رسول ﷺ کی تعلیم دی جاتی ہے، وہاں چاروں طرف رحمت اور

سکون نازل ہوتا ہے۔

☆ علم کسی کی خاندانی وراثت نہیں ہے، جو بچہ بھی علم میں کوتاہی کرے گا، تو اس کا خاندان اس کو علم میں آگے نہیں بڑھا سکتا۔

☆ جو بچہ، بڑا، قوم علم و عمل میں پیچھے رہ جائے، وہ دین اور دُنیا کے ہر میدان میں پیچھے رہ جائے گی۔

☆ آج مسلمان علم و عمل میں پیچھے ہیں، اس لئے وہ دُنیا کے ہر میدان میں پیچھے ہیں۔

سوالات:

۱- اللہ تعالیٰ کس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرماتے ہیں؟

۲- جو لوگ اللہ کی کتاب کا درس لیتے ہیں، ان پر کیا نازل ہوتا ہے؟

۳- اللہ تعالیٰ کن کی مجلس میں ان لوگوں کا ذکر کرتے ہیں؟

۴- جو عمل میں پیچھے ہو تو کیا اس کا خاندانی نسب اس کو آگے بڑھا سکتا ہے؟

۵- جو علم و عمل میں پیچھے ہوں، وہ کس میں پیچھے رہ جائیں گے؟

۶- آج مسلمان کن چیزوں میں پیچھے ہیں؟

خالی جگھوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجئے:

۱- علم .... تک پہنچنے کا راستہ ہے۔

۲- علم کسی کی خاندانی .... نہیں ہے۔

۳- جو علم میں کوتاہی کرے، اس کا .... اس کو آگے نہیں بڑھا سکتا۔

۴- آج مسلمان دُنیا کے ہر .... میں پیچھے ہیں۔

چالیس حدیثیں

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِيْ إِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهاً؟
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ حَفِظَ عَلَىٰ أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثاً فِيْ أَمْرِ دِيْنِهَا
بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهاً وَ كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعاً وَ شَهِيْداً . (شعب الإيمان)

ترجمہ :

اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا گیا کہ علم کی کم سے کم کیا حد ہے جس تک آدمی پہنچ جائے تو وہ عالم شمار ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری اُمت کے لئے ان کے دینی امور سے متعلق چالیس احادیث یاد کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کو قبر سے عالم کی حالت میں اُٹھائیں گے اور میں اس کے لئے قیامت کے دن سفارشی اور گواہ ہوں گا۔

☆ آخرت میں عالم کی جماعت میں شمار ہونے کے لئے کم سے کم چالیس حدیثیں یاد ہونی چاہئیں۔

☆ چالیس حدیثیں ترجمہ اور مفہوم کے ساتھ یاد ہونی چاہئیں۔

☆ کوشش کرنی چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ احادیث ترجمہ و مطلب کے ساتھ یاد ہوں۔

☆ چالیس حدیثیں صرف یاد کر لینے سے دُنیا میں کسی کو عالم نہیں کہا جا سکتا۔

☆ عالم بننے کے لئے عربی زبان سے واقفیت اور قرآن و حدیث کا تفصیلی مطالعہ ضروری ہے۔

سوالات:

۱۔ اللہ کے رسول ﷺ سے کیا پوچھا گیا؟

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے کیا جواب دیا؟

۳۔ عالم بننے کے لئے کیا ضروری ہے؟

عملی کام:

تمام طلباء فہرست بنائیں کہ اب تک انہیں کتنی حدیثیں یاد ہوئی ہیں؟ اگر چالیس سے کم ہوں تو کم سے کم چالیس کی تعداد مکمل کرلیں۔

طہارت کے آداب ۱

لاَ يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ، فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ . (أبوداؤد)

ترجمہ :

تم میں سے کوئی حمام میں پیشاب نہ کرے اور پھر وہاں غسل یا وضو کرے، کیوں کہ عموماً وسوسہ اسی وجہ سے ہوتا ہے۔

☆ حمام کی نالی اگر صاف نہیں ہے تو پیشاب کرنے سے پیشاب جمع ہوسکتا ہے، ایسی صورت میں وہاں غسل کرنے سے ناپاکی کا اندیشہ ہے۔

☆ حمام کی نالی اگر صاف ہو، پھر بھی وہاں پیشاب نہیں کرنا چاہئے، کیوں کہ پیشاب بہہ جانے کے باوجود اِدھر اُدھر چھینٹے پڑے رہتے ہیں وہاں غسل یا وضو کرنے پر برابر یہ خدشہ لگا رہے گا کہ پیشاب کے چھینٹے تو اس کے بدن یا کپڑے پر نہیں لگے، اس طرح وسوسہ پیدا ہوگا۔

☆ وسوسہ بہت خراب بیماری ہے، وسوسہ پیدا ہونے پر برابر یہ شبہ ہوتا رہے گا کہ اس کا کپڑا یا جسم ناپاک تو نہیں، اگر جسم یا کپڑا ناپاک ہے تو نماز نہیں ہوتی، اسی طرح نماز کے بارے میں بھی شبہ پیدا ہو جائے گا۔

سوالات:

۱- کس جگہ پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے؟

۲- عموماً وسوسہ کیسے پیدا ہوتا ہے؟

۳- حمام میں پیشاب کرنے پر وسوسہ کس طرح پیدا ہوتا ہے؟

۴- وسوسہ کیسی بیماری ہے؟

طہارت کے آداب II

لاَ يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِيْ الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لاَ يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ .

(متفق علیہ)

ترجمہ :

تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے، جو نہ بہتا ہو، پھراس میں غسل کرے۔

☆ جمے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا کسی صورت میں جائز نہیں ہے، خواہ اس میں غسل کرنے کا ارادہ ہو یا نہ ہو۔

☆ جما ہوا پانی اگر تھوڑی مقدار میں ہو تو اس میں پیشاب کرنے سے پورا پانی ناپاک ہوجائے گا اور اس سے وضو اور غسل کرنا جائز نہیں ہوگا۔

☆ اگر پانی زیادہ مقدار میں ہو تو بھی اس میں پیشاب نہیں کرنا چاہیئے ، اس سے پانی آلودہ (Polluted) ہوگا۔

سوالات :

۱۔ جما ہوا پانی اگر تھوڑی مقدار میں ہو تو اس میں پیشاب کرنے سے کیا ہوگا؟

۲۔ کیا ایسے پانی سے وضو کرنا جائز ہوگا؟

۳۔ اگر پانی زیادہ مقدار میں ہو تو اس میں پیشاب کرنے سے کیا ہوگا؟

طہارت کے آداب III

لاَ يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِيْ جُحْرٍ . (أبوداؤد)

ترجمہ:

تم میں سے کوئی سوراخ میں پیشاب نہ کرے۔

☆ سوراخ میں سانپ وغیرہ رہتا ہے۔

☆ سوراخ میں پیشاب کرنے سے ممکن ہے کہ سانپ یا کوئی زہریلا جانور نکل کر کاٹ لے۔

☆ سوراخ میں بعض وقت جنات عبادت میں مصروف ہوتے ہیں، ان کو تکلیف پہنچانے پر وہ سخت بدلہ لے سکتے ہیں۔

خالی جگھوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجئے:

۱- سوراخ میں ہرگز...........نہیں کرنا چاہئے۔

۲- سوراخ میں...........رہتا ہے۔

۳- سوراخ میں پیشاب کرنے سے...........جانور نکل کر کاٹ سکتا ہے۔

۴- سوراخ میں بعض وقت...........عبادت میں مصروف ہوتے ہیں۔

عملی کام:

اب تک تم نے طہارت کے جتنے آداب پڑھے ہیں، پورے کو ایک بار پڑھ جاؤ، پھر چار طالب علم کا ایک ایک گروپ بنا کر طہارت کے تمام آداب کی فہرست بناؤ۔

قبر کا عذاب

مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبرَينِ، فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَ مَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا: فَكَانَ لاَ يَستَتِرُ مِنَ البُولِ وَ أَمَّا الآخَرُ: فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ . (متفق عليه)

ترجمہ:

نبی ﷺ دو قبروں کے پاس سے گذرے، تو آپؐ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، ان کو کسی بڑی بات پر عذاب نہیں ہو رہا ہے، (یعنی ایسی بات نہیں تھی کہ اس سے بچنا ان کے لئے بہت مشکل تھا) ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتے پھرتا تھا۔

☆ پیشاب کے چھینٹے سے بچنا چاہئے، اگر غلطی سے چھینٹے پڑ جائیں تو دھو لینا چاہئے۔

☆ پیشاب نرم اور ڈھلان جگہ میں کرنا چاہئے، تاکہ چھینٹے نہ پڑیں۔

☆ پیشاب کے بعد طہارت ضرور لینا چاہئے۔

☆ طہارت ڈھیلے اور پانی دونوں سے لینا بہتر ہے۔

☆ دوسرے کی بات اِدھر اُدھر بولتے نہیں پھرنا چاہئے اور نہ کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی برائی کرنی چاہئے، ورنہ قبر میں عذاب ہوگا اور قبر میں بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں ہوگا۔

سوالات :

۱- نبی ﷺ کا گذر کہاں سے ہوا؟

۲- آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

۳- پہلے شخص کو کیوں عذاب ہو رہا تھا؟

۴- دوسرے شخص کو کیوں عذاب ہو رہا تھا؟

خالی جگھوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجئے :

۱- پیشاب کے........... سے بچنا چاہئے۔

۲- پیشاب........... اور........... کی جگہ میں کرنا چاہئے۔

۳- پیشاب کے بعد........... ضرور لینا چاہئے۔

۴- طہارت........... اور........... دونوں سے لینا بہتر ہے۔

۵- دوسرے کی بات........... بولتے نہیں پھرنا چاہئے۔

۶- قبر میں بھاگنے کا کوئی........... نہیں ہوگا۔

بیت الخلاء کے آداب ا

إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلاَ تَسْتَقْبِلُوْا الْقِبْلَةَ وَ لاَ تَسْتَدْبِرُوْهَا . (متفق عليه)

ترجمہ :

جب تم ضرورت کو جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ اس کی طرف پیٹھ کرو۔

☆ ضرورت یا طہارت کے وقت قبلہ کی طرمنہ کرنا یا پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی یعنی حرام کے قریب ہے۔

☆ قبلہ کی طرف تھوکنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

☆ ہمارے ملک ہندوستان سے قبلہ مغرب کی طرف ہے، جس طرف رُخ کر کے ہم نماز پڑھتے ہیں۔

دئیے گئے الفاظ کے ذریعہ خالی جگھوں کو پُر کیجئے :

مغرب - قبلہ - مکروہ تحریمی - تھوکنے

۱- ضرورت یا طہارت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا............ ہے۔

۲- جب تم ضرورت کو جاؤ تو............ کی طرف نہ منھ کرو اور نہ اس کی طرف پیٹھ کرو۔

۳- قبلہ کی طرف............ سے بھی منع کیا گیا ہے۔

۴- ہمارے ملک ہندوستان سے قبلہ............ کی طرف ہے۔

بیت الخلاء کے آداب II

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مَثَلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ، أُعَلِّمُكُمْ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَ لَا تَسْتَدْبِرُوْهَا، وَ أَمَرَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَنَهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَ الرِّمَّةِ، وَ نَهٰى أَنْ يَّسْتَطِيْبَ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهٖ .

(ابن ماجه)

ترجمہ :

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے لئے ایسا ہوں جیسا والد اپنی اولاد کے لئے ہوتا ہے، میں تمہیں تعلیم دیتا ہوں، جب تم ضرورت کو جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منھ کرو اور نہ اس کی طرف پیٹھ کرو، آپؐ نے تین پتھر سے طہارت لینے کا حکم فرمایا، آپؐ نے گوبر اور پرانی ہڈی سے طہارت لینے سے منع فرمایا، آپؐ نے اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی سیدھے ہاتھ سے طہارت لے۔

☆ تعلیم دینے والا والد کے برابر ہوتا ہے، سب سے بڑے معلم اللہ کے رسول ﷺ ہیں، آپؐ اپنے بچوں کی طرح اُمت کو تعلیم دیتے تھے۔

☆ انسان کو ہر بات سکھانے کی ضرورت ہے، اگر اسے آداب نہ سکھائے جائیں تو وہ جانور کی طرح زندگی گذارے۔

☆ طہارت یا ضرورت کے وقت قبلہ کی طرف منھ یا پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی (حرام

کے قریب) ہے۔

☆ تین پتھروں سے طہارت لینا مسنون ہے ، بڑا ڈھیلا ، پتھر جس کے تین کونے ہوں ، تین ڈھیلوں / پتھروں کے برابر سمجھا جائے گا۔

☆ گوبر ناپاک ہے، اس سے طہارت لینے سے گندگی اور بڑھ جائے گی۔

☆ ہڈی چکنی ہوتی ہے، اس سے طہارت ٹھیک طور پر نہیں ہوسکتی اور چبھنے کا بھی اندیشہ ہے۔

☆ کوئلہ، کانچ ، پکی اینٹ ، کپڑا اور کاغذ وغیرہ سے طہارت لینا مکروہ ہے۔

سوالات :

۱- آپ ﷺ اُمت کو کس طرح تعلیم دیتے تھے؟

۲- انسان کو کون سی بات سکھانے کی ضرورت ہے؟

۳- اگر انسان کو آداب نہ سکھائے جائیں تو کیا ہوگا؟

جوڑیاں ملائیے :

تعلیم دینے والا	مکروہ تحریمی
سب سے بڑے معلم	مکروہ
ضرورت کے وقت قبلہ رو ہونا	مسنون
کوئلہ سے طہارت	والد کے برابر
ٹشو پیپر سے طہارت	اللہ کے رسول
تینوں ڈھیلوں سے طہارت	درست

بیت الخلاء کے آداب III

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ ۔ (أبو داؤد)

ترجمہ :

نبی ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے لگتے تو اپنی انگوٹھی اُتار دیتے۔

☆ نبی ﷺ کی انگوٹھی میں ''محمد رسول اللہ'' لکھا ہوا تھا، جس سے آپ خطوں پر مہر لگایا کرتے تھے۔

☆ اگر انگوٹھی میں اللہ و رسول کی بات لکھی ہو تو بیت الخلاء اور طہارت خانہ جاتے وقت اُتار دینا چاہیئے۔

☆ بہت سے بچے گلے میں آیت الکرسی یا دوسری آیت لکھی ہوئی لاکٹ پہنتے ہیں اور اسے کبھی اُتارتے بھی نہیں، اس سے بہت گناہ ہوتا ہے۔

سوالات :

۱۔ نبی ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے لگتے تو کیا کرتے ؟

۲۔ نبی ﷺ کی انگوٹھی میں کیا لکھا ہوا تھا ؟

۳۔ آپ ﷺ انگوٹھی کس لئے استعمال کرتے تھے؟

۴۔ اگر انگوٹھی میں اللہ ورسول کی بات لکھی ہو تو کیا کرنا چاہیئے ؟

۵۔ بہت سے بچے کیا کرتے ہیں؟ اس سے کیا ہوتا ہے؟

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دُعا

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ يَقُوْلُ: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ . (متفق علیه)

ترجمہ:

رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے لگتے تو یہ دُعا پڑھتے: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ . (ترجمہ: اے اللہ! میں ناپاک مرد اور عورت جناتوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔)

☆ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دُعا پڑھ لینی چاہیے۔

☆ بیت الخلاء میں پہلے بایاں پاؤں داخل کرنا چاہیے۔

☆ بیت الخلاء کے اندر دل ہی دل میں بغیر زبان ہلائے دُعا پڑھ لینی چاہیے۔

☆ دُعا پڑھ لینے سے شیطان اور جنات کے حملے سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

سوالات:

۱- بیت الخلاء جاتے وقت کون سی دُعا پڑھنی چاہیے؟

۲- بیت الخلاء میں پہلے کون سا پاؤں داخل کرنا چاہیے؟

۳- اگر بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت دُعا پڑھنا یاد نہیں رہا تو کیا کرنا چاہیے؟

۴- دُعا پڑھنے سے کن کے حملے سے حفاظت ہوتی ہے؟

عملی کام: بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دُعا زبانی یاد کریں۔

بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد کی دُعا

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلاءِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذٰى وَ عَافَانِيْ . (ابن ماجه)

ترجمه :

نبی ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یہ دُعا پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذٰى وَ عَافَانِيْ . (ترجمہ: تمام تعریف اللہ کے لئے ہے، جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز دُور فرمادی اور مجھے عافیت دی۔)

☆ بیت الخلاء سے نکلتے وقت پہلے سیدھا پاؤں نکالنا چاہئے۔

☆ پیشاب اور پاخانہ گندی اور تکلیف دہ چیز ہے، اگر وقت پر نہ ہوتو طرح طرح کی بیماری ہوجاتی ہے۔

☆ اگر پیشاب یا پاخانہ بند ہوجائے تو آپریشن تک کی نوبت آجاتی ہے۔

☆ اس لئے ضرورت سے فارغ ہونے کے بعد یہ دُعا پڑھنی چاہئے، تاکہ خدانخواستہ کبھی ایسی نوبت نہ آئے۔

سوالات:

۱۔ نبی ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو کیا پڑھتے ؟

۲۔ بیت الخلاء سے نکلتے وقت پہلے کون سا پاؤں نکالنا چاہیئے ؟

۳۔ اگر پیشاب اور پاخانہ وقت پر نہ ہو تو کیا ہوتا ہے؟

۴۔ اگر پیشاب یا پاخانہ بند ہو جائے تو کس چیز کی نوبت آ جاتی ہے؟

عملی کام:

بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد کی دونوں دُعائیں زبانی یاد کر لیں اور ضرورت سے فارغ ہونے کے بعد دونوں دُعا ملا کر پڑھیں۔

اللہ کے راستہ میں خرچ

مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلاَنِ، فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقاً خَلَفاً، وَ يَقُوْلُ الْآخَرُ: أَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكاً تَلَفاً.

(متفق علیه)

ترجمه :

بندوں کی کوئی صبح ایسی نہیں ہوتی جس دن دو فرشتے نازل نہ ہوتے ہوں، ایک فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عنایت فرما، اور دوسرا فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ سے رُکنے والے (کا مال) ضائع فرما۔

☆ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے خرچ سے زائد مال دیا ہے تو روز کچھ نہ کچھ اللہ کے راستہ میں خرچ کر دینا چاہئے۔

☆ اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے سے وہ اللہ کے بینک میں محفوظ ہو جاتا ہے، اور اس کا بدلہ دُنیا میں بھی ملتا ہے۔

☆ اللہ کے راستہ میں خرچ نہ کرنے سے فرشتہ کی بددُعا کی بدولت مال برباد بھی ہو جاتا ہے، نہ آخرت میں جمع ہوتا ہے اور نہ دُنیا میں اس کا بدلہ ملتا ہے۔

☆ اللہ کے راستہ میں خرچ میں کمی کرنے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی کمی ہو جاتی ہے۔

☆ انسان کے مال میں صرف اسی کا حق نہیں، بلکہ مانگنے والے اور محروم لوگوں کا بھی حصہ ہے۔ (قرآن مجید)

سوالات :

۱- ہر صبح کون نازل ہوتے ہیں؟

۲- پہلا فرشتہ کیا کہتا ہے؟

۳- دوسرا فرشتہ کیا کہتا ہے؟

۴- ہر روز کیا کرنا چاہیئے؟

۵- اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے سے کیا ہوتا ہے؟

۶- اللہ کے راستہ میں خرچ میں کمی کرنے سے کیا ہوتا ہے؟

۷- انسان کے مال میں کن کا حق ہے؟

گداگری

مَنْ سَأَلَ مَالاً تَكَثُّراً فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمراً فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ يَسْتَكْثِرَ . (مسلم)

ترجمہ :

جو شخص دولت بڑھانے کے لئے لوگوں سے مانگے ، وہ لوگوں سے چنگاری مانگ رہا ہے، چاہے تو وہ چنگاری کم مانگے یا زیادہ مانگے۔

☆ چیز رہتے ہوئے محض دولت بڑھانے کے لئے مانگنا گناہ ہے، ایسے مانگنے والوں کو مانگنے کے برابر آگ دی جائے گی ، جس نے کم مانگا ہوگا اس کو کم آگ دی جائے گی اور جس نے زیادہ مانگا ہوگا اس کو زیادہ آگ دی جائے گی۔

☆ اپاہج اور معذور جو خود سے کما نہیں سکتے ، ایسے لوگوں کے لئے مانگنا جائز ہے، لیکن جو اچھے تندرست ہوں اور پیشے کے طور پر مانگتے ہیں، ان کو نہیں دینا چاہئے۔

☆ حدیث میں اپنے ہاتھ سے کما کر کھانے کو بہترین کھانا کہا گیا ہے۔

☆ اسلام میں بھیک مانگنے کو بہت بُرا سمجھا گیا ہے، لیکن بہت سے مسلمان بہت بے شرمی سے اللہ کا نام لے کر مانگتے پھرتے ہیں۔

سوالات:

۱- دولت بڑھانے کے لئے لوگوں سے مانگنے والا کیا مانگتا ہے؟

۲- پیسے رہتے ہوئے لوگوں سے مانگنا کیسا ہے؟

۳- حدیث میں کون سے کھانے کو بہترین کھانا کہا گیا ہے؟

۴- اسلام میں کس کو بہت برا سمجھا گیا ہے؟

۵- کیسے فقیر کو بھیک دینا چاہئے؟

۶- کیسے فقیر کو بھیک نہیں دینا چاہئے؟

خودداری I

عَنْ أَبِيْ ذَرّ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَى أَنْ لَّاتَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئاً، قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ: وَ لَا سَوْطَكَ اِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتّٰى تَنْزِلَ إِلَيْهِ فَتَأْخُذَهٗ . (أحمد)

ترجمه :

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے بلایا، آپ نے مجھ سے یہ وعدہ لیا کہ لوگوں سے کچھ بھی نہ مانگنا، میں نے کہا: ہاں، آپؐ نے فرمایا: اگر تمہارا کوڑا اگر جائے، تو وہ بھی نہیں مانگنا، یہاں تک کہ تم خود (گھوڑے سے) اُتر کر اس کو اُٹھانا۔

☆ خودداری یہ ہے کہ نہ دوسرے سے کچھ مانگا جائے اور نہ دوسرے سے کوئی کام لیا جائے، چاہے وہ معمولی ہی کیوں نہ ہو۔

☆ اپنا کام خود سے کرنے والا اللہ اور بندے دونوں کی نگاہ میں محبوب ہوتا ہے۔

سوالات :

۱- رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کیا وعدہ لیا؟

۲- خودداری کیا ہے؟

۳- اپنا کام خود کرنے والا کن کی نگاہ میں محبوب ہوتا ہے؟

خودداری II

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَكَفَّلَ لِي أَنْ لاَ يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئاً فَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ، فَقَالَ ثَوْبَانَ أَنَا، فَكَانَ لاَ يَسْأَلُ أَحَداً شَيْئاً . (أبو داؤد)

ترجمہ:

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کچھ بھی نہ مانگے گا، میں اس کے لئے جنت کی ضمانت لوں گا؟ ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ہوں، چنانچہ وہ کسی سے کچھ بھی نہیں مانگتے۔

☆ خودداری بہت اچھی صفت ہے۔

☆ خوددار آدمی دوسروں پر بوجھ نہیں ہوتا ہے۔

☆ ہمیں اپنا کام خود کرنا چاہئے۔

☆ نہ دوسرے سے کوئی کام لینا اچھا ہے اور نہ دوسرے سے کوئی چیز مانگنی چاہئے۔

☆ جو شخص خوددار رہنا چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے خوددار رکھتے ہیں اور دوسرے کا محتاج نہیں بناتے۔

☆ لوگوں سے نہ مانگنے والوں کے لئے جنت کی ضمانت ہے اور بلا ضرورت لوگوں سے مانگنے والوں کے لئے آگ کی خوش خبری ہے۔

خالی جگھوں کو سمجھ کر پُر کرو:

۱- خودداری بہت اچھی............ ہے۔

۲- خوددار آدمی دوسروں پر............نہیں ہوتا ہے۔

۳- نہ دوسرے سے کوئی............لینا چاہئے اور نہ دوسرے سے کوئی............مانگنی چاہئے۔

۴- جوشخص خوددار رہنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے............رکھتے ہیں۔

۵- لوگوں سے نہ مانگنے والوں کے لئے............کی ضمانت ہے۔

حقیقی مال داری

لَيۡسَ الۡغِنىٰ عَنۡ كَثۡرَةِ الۡعَرَضِ وَ لٰكِنَّ الۡغِنىٰ غِنَى النَّفۡسِ . (متفق عليه)

ترجمه :

مال داری سامان کی کثرت کا نام نہیں، حقیقی مال داری دل کی مال داری ہے۔

☆ اگر انسان کے پاس قناعت نہیں تو دولت کی کثرت کے باوجود اس کا دل تنگ رہتا ہے اور اس کی نگاہ میں کثیر دولت تھوڑی معلوم ہوتی ہے اور وہ مزید دولت کی حرص میں لگا رہتا ہے۔

☆ اگر انسان میں قناعت اور شکر کا جذبہ ہو تو بہ قدرِ ضرورت مال اس کو بہت معلوم ہوتا ہے اور اس کی زندگی پر سکون گزرتی ہے۔

عملی کام :

حدیث کا مع ترجمہ زبانی یاد کیجئے۔

سوالات :

۱۔ حقیقی مال داری کیا ہے؟

۲۔ کیا سامان کی کثرت کا نام مال داری ہے؟

۳۔ جس کے پاس قناعت نہیں تو اس کا دل کیسا رہتا ہے؟

۴۔ قناعت اور شکر سے کیا فائدہ ہے؟

صبر

مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمِ مِنْ نَصَبٍ وَ لاَ وَصَبٍ وَ لاَ هَمٍّ وَ لاَ حُزْنٍ وَ لاأَذىٰ وَ
لاَ غَمٍّ، حَتىّٰ الشَّوْكَةَ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ . (متفق عليه)

ترجمه :

مسلمان کو جو تھکاوٹ ، درد ، رنج ، ملال ، تکلیف اور غم پہنچتا ہے ، یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی اس کو چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کو معاف فرمادیتے ہیں۔

☆ مسلمانوں کو چاہئے کہ اس پر جو بھی مصیبت آجائے ، اور جو بھی رنج وغم پہنچے اس پر صبر کرے، اللہ کو یاد کرے، تاکہ اللہ تعالیٰ ثواب عنایت فرمائیں اور گناہ معاف فرمادیں۔

☆ مصیبت آنے پر بے صبری کا مظاہرہ اور چیخ و پکار کرنے سے ثواب نہیں ملتا اور نہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔

☆ مصیبت پر صبر کرنے سے اس کا بدلہ دُنیا و آخرت میں بہت اچھا ملتا ہے۔

سوالات :

۱- مسلمان کو تکلیف پہنچنے پر اللہ تعالیٰ کیا کرتے ہیں؟

۲- مسلمانوں کو مصیبت پر کیا کرنا چاہئے؟

۳- مصیبت پر بے صبری اور چیخ و پکار سے کیا نقصان ہے؟

۴- مصیبت پر صبر کا بدلہ کیسا ملتا ہے؟

اللہ کی قربت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ قَالَ: مَنْ عَادىٰ لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ، وَ مَا تَقَرَّبَ إِلىٰ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَ مَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهٗ، فَإِذَا أُحِبُّهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ، وَ بَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ، وَ يَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا، وَ رِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا، وَ إِنْ سَأَلَنِيْ أَعْطَيْتُهٗ، وَ لَئِنْ اسْتَعَاذَ لِيْ لَأُعِيْذَنَّهٗ. (بخاری)

ترجمہ:

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: جو میرے دوست کو ستاتے ہیں اس سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں، بندہ میری قربت کے لئے جو چیزیں پیش کرتا ہے، ان میں مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ وہ چیز ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے، میرا بندہ برابر نوافل کے ذریعہ میری قربت (نزدیکی) حاصل کرنا چاہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اسی کا کان ہوجاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ ہوجاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے، اسی کا ہاتھ ہوجاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا میں پاؤں ہوجاتا ہوں، جس سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں، اگر وہ میرے

پاس پناہ مانگے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں۔

☆ اگر کوئی کسی کے بچے کو ستائے تو اس کے دوست ، بھائی اور ماں باپ اس سے لڑتے ہیں۔

☆ اسی طرح اگر کوئی اللہ کے دوست یعنی نیک بندوں کو ستائے تو اللہ تعالیٰ اس سے جنگ کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند فرائض ہیں ، سب سے پہلے فرائض کی ادائیگی کرنی چاہیے اور اس میں کبھی کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔

☆ نوافل کا اہتمام کرنے سے اللہ تعالیٰ کی قربت (نزدیکی) حاصل ہوتی ہے۔

☆ نوافل کی کثرت اور ریاضت سے کان ، آنکھ ، ہاتھ اور پاؤں سب اللہ کی مرضی کے تابع ہو جاتے ہیں اور ان سے گناہ ہونے نہیں پاتا اور ایسے شخص کی دُعا اللہ کے دربار میں ضرور قبول ہوتی ہے۔

خالی جگھوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجئے :

۱- جو اللہ کے دوست کو ستائے تو اللہ تعالیٰ اس سے............کا اعلان کرتے ہیں۔

۲- اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند............ ہیں۔

۳- سب سے پہلے فرائض کی............کرنی چاہیے۔

۴- فرائض کی ادائیگی میں کبھی............نہیں کرنی چاہیے۔

۵- نوافل کا اہتمام کرنے سے اللہ کی............حاصل ہوتی ہے۔

جنت اور جہنم

حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ . (متفق عليه)

ترجمہ :

جہنم خواہشات سے گھری ہوئی ہے اور جنت ناپسندیدہ چیزوں سے گھری ہوئی ہے۔

☆ دوا کڑوی معلوم ہوتی ہے اور شراب میٹھی معلوم ہوتی ہے، لیکن دوا سے صحت ہوتی ہے اور شراب سے صحت خراب ہوتی ہے۔

☆ اسی طرح شریعت کی پابندی انسان کو کڑوی معلوم ہوتی ہے، لیکن اس کا انجام بہت میٹھا (جنت) ہے اور آزاد خیالی، بے راہ روی انسان کو اچھی معلوم ہوتی ہے، لیکن اس کا انجام جہنم کا قید خانہ ہے۔

☆ اگر دوا کھانے کی عادت بنالی جائے تو دوا بھی اچھی معلوم ہونے لگتی ہے، اسی طرح شریعت کی پابندی کی عادت بنالی جائے تو شریعت پر عمل کرنا شریعت سے آزاد ہونے سے اچھا معلوم ہونے لگے گا۔

سوالات:

۱۔ جہنم کن چیزوں سے گھری ہوئی ہے؟

۲۔ شریعت کی پابندی انسان کو کیسی معلوم ہوتی ہے؟

۳۔ آزادی انسان کو کیسی معلوم ہوتی ہے؟

۴۔ اگر شریعت کی پابندی کی عادت بنالی جائے تو کیسا معلوم ہوگا؟

مناسب جوڑیاں ملائیے:

۱۔	جہنم	کڑوی
۲۔	جنت	خواہشات سے گھری
۳۔	دوا	میٹھی
۴۔	شراب	ناپسندیدہ چیزوں سے گھری

دوست کا انتخاب

اَلرَّجُلُ عَلیٰ دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ أَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ. (أبو داؤد)

ترجمہ :

آدمی اپنے دوست کے دین کے مطابق ہوتا ہے، تم سوچ لو کہ تمہارے دوست کیسے ہیں۔

☆ نیک اور دین دار لوگوں سے دوستی کرنی چاہئے۔

☆ اچھے ساتھیوں کے ساتھ رہنے سے آدمی خود بخود اچھا بن جاتا ہے اور برے ساتھیوں کے ساتھ رہنے سے بہت سی برائیوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔

☆ کافر، بد دین لوگوں سے گہری دوستی کرنا اور ان کو اپنا راز دار بنانا جائز نہیں ہے۔

خالی جگہوں کو دیئے گئے الفاظ سے پُر کیجئے :

جائز - اچھا - دوستی - دین - بُرا

۱- نیک اور دین دار الوگوں سے............کرنی چاہئے۔

۲- آدمی اپنے دوست کے............مطابق ہوتا ہے۔

۳- اچھے ساتھیوں کے ساتھ رہنے سے آدمی............ہو جاتا ہے۔

۴- بُرے ساتھیوں کے ساتھ رہنے سے............ہو جاتا ہے۔

۵- کافر سے گہری دوستی کرنا اور اس کو اپنا راز دار بنانا............نہیں ہے۔

مریض کی عیادت

مَنْ عَادَ مَرِيْضاً أَوْ زَارَ أَخاً لَهُ فِي اللّٰهِ، نَادَاهُ مُنَادٍ: بِأَنْ طِبْتَ وَ طَابَ مَمْشَاكَ، وَ تَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلاً . (ترمذی)

ترجمہ:

جو شخص اللہ کی خاطر کسی مریض کی عیادت کرے، یا اپنے بھائی سے جا کر ملاقات کرے، تو پکارنے والا (فرشتہ) اسے پکار کر کہتا ہے، تمہیں خوش خبری ہو، تمہارا جانا مبارک ہو، تم نے جنت میں رہنے کے لئے ایک گھر بنالیا۔

☆ مریض کی عیادت، دوست سے محبت اور اس سے ملاقات کے لئے جانا اللہ کی خاطر ہونا چاہئے۔

☆ اللہ کی خاطر محبت اور تعلق قائم کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور فرشتے اسے جنت کی خوش خبری سناتے ہیں۔

سوالات:

۱- فرشتہ کسے پکارتا ہے؟

۲- فرشتہ پکار میں کیا کہتا ہے؟

۳- مریض کی عیادت اور محبت کس کی خاطر کرنی چاہئے؟

۴- فرشتے جنت کی خوش خبری کس کو سناتے ہیں؟

مسکراہٹ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُسْتَجْمِعاً حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهْوَانَهُ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ. (متفق علیہ)

ترجمہ:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو مکمل ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا اندرونی حصہ نظر آجائے، آپ صرف مسکرایا کرتے تھے۔

☆ زیادہ ہنسنا اچھی بات نہیں ہے۔

☆ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہوجاتا ہے، اور چہرہ کی رونق کم ہوجاتی ہے، جب کہ مسکراہٹ سے چہرہ پر رونق آتی ہے۔

☆ بہت سے بچے بہت زور سے ہنستے ہیں، بہت زور سے ہنسنا بری عادت ہے۔

☆ ہنسی کے وقت بھی مسکرانے کی عادت ڈالنی چاہئے۔

سوالات:

۱۔ حضرت عائشہؓ نے کیا نہیں دیکھا؟

۲۔ زیادہ ہنسنے سے کیا ہوتا ہے؟

۳۔ بہت زور سے ہنسنا کیسی عادت ہے؟

۴۔ کس چیز کی عادت ڈالنی چاہئے؟

دوسروں سے مسکرا کر ملنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَداً أَكْثَرَ تَبَسُّماً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. (ترمذی)

ترجمہ:

سیدنا عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔

☆ اللہ کے رسول ﷺ زیادہ ہنستے نہیں تھے، ہنسی کے موقعہ پر بھی زیادہ مسکراتے تھے۔

☆ اللہ کے رسول ﷺ اکثر و بیشتر مسکرایا کرتے تھے۔

☆ آپ ﷺ دوسرے سے ملتے وقت مسکرا کر ملتے تھے، ایک صحابی حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی مجھے دیکھتے تو مسکراتے۔

☆ دوسرے سے مسکرا کر ملنا خوش اخلاقی کی بات ہے اور دوسرے سے منہ بنا کر ملنا بداخلاقی اور بدمزاجی ہے۔

سوالات:

۱- صحابی نے کیا نہیں دیکھا؟

۲- اللہ کے رسول ﷺ اکثر و بیشتر کیا کرتے؟

۳- آپ ﷺ دوسرے سے کس طرح ملتے؟

۴- خوش اخلاقی کیا ہے؟

۵- بداخلاقی اور بدمزاجی کیا ہے؟

بڑے بھائی کا ادب

حَقُّ كَبِيرِ الإِخْوَةِ عَلٰى صَغِيرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ. (شعب الإيمان)

ترجمہ:

بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہی ہے جیسا کہ والد کا حق اس کی اولاد پر ہے۔

☆ جس طرح والدین کا ادب واحترام ضروری ہے، اسی طرح بڑے بھائی اور بہن کا ادب واحترام ضروری ہے۔

☆ استاد والد کے برابر ہوتا ہے اور طالب علم بیٹے کے برابر ہوتا ہے۔

☆ استاد کا ادب والد کی طرح کرنا چاہیئے اور بڑی جماعت کے ساتھیوں کا ادب بڑے بھائی کی طرح کرنا چاہیئے۔

سوالات:

۱- بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر کیسا ہے؟

۲- بڑے بھائی اور بہن کا ادب واحترام کس طرح کرنا چاہیئے؟

۳- استاد کس کے برابر ہے؟

۴- طالب علم استاد کے لئے کس کے برابر ہے؟

۵- استاد کا ادب کس طرح کرنا چاہیئے؟

۶- بڑی جماعت کے ساتھیوں کا ادب کس طرح کرنا چاہیئے؟

سلام کو رواج دو!

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لاتَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا، أَوَ لاَ أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ. (مسلم)

ترجمہ:

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! تم جنت میں نہیں جاسکتے جب تک تم ایمان نہ لاؤ، اور تم ایمان نہیں لاسکتے، جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرنے لگو تو آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ تم آپس میں سلام کو رواج دو۔

☆ ایمان کے بغیر کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔

☆ آپس میں محبت کے بغیر کوئی مکمل مؤمن نہیں ہوسکتا۔

☆ مؤمن ہونے کا تقاضہ ہے کہ دوسرے مؤمن سے محبت اور ہمدردی کا جذبہ ہو۔

☆ مسلمان آپس میں لڑتے رہیں تو ایمان چلے جانے کا خطرہ ہے۔

☆ آپس میں محبت پیدا کرنے کا ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ مسلمان اپنے درمیان سلام کو رواج دیں۔

سوالات:

۱- اللہ کے رسول ﷺ نے قسم کھا کر کیا فرمایا؟

۲- آپ ﷺ نے آپس میں محبت کا کیا نسخہ بتایا؟

۳- کیا آپس میں محبت کے بغیر کوئی مکمل مؤمن نہیں ہوسکتا ہے؟

۴- مؤمن ہونے کا تقاضہ کیا ہے؟

۵- مسلمان آپس میں لڑتے رہیں تو کس بات کا خطرہ ہے؟

فقہ

فقہ سے مُراد وہ شرعی احکام ہیں جن کو علماءِ اسلام نے قرآن وحدیث کی روشنی میں مرتب کیا ہے۔فقہِ اسلامی زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہے، اس لئے اس کو جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

وضو کے ارکان

وضو کے چار ارکان ہیں، ان کو وضو کے فرائض بھی کہا جاتا ہے:

(۱) ایک مرتبہ پورے چہرے کا دھونا۔

چہرہ کی حد لمبائی میں پیشانی کی اُوپری سطح سے لے کر تھوڑی کے نیچے تک ہے، چوڑائی میں اس کی حد دونوں کانوں کے درمیان کا حصہ ہے۔

(۲) ایک مرتبہ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا

(۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا

(۴) ایک مرتبہ دونوں پیر ٹخنوں سمیت دھونا

سوالات:

۱- وضو کے ارکان کا دوسرا نام کیا ہے؟

۲- وضو کے کتنے ارکان ہیں؟

۳- چہرہ کی حد کیا ہے؟

۴- وضو کے ارکان لکھئے:

۱) .... ۲) ....

۳) .... ۴) ....

وضو کے صحیح ہونے کی شرطیں

تین شرطوں کے بغیر وضو درست نہیں ہوتا اور نہ ایسے وضو سے نماز پڑھنا جائز ہوسکتا ہے، وہ شرطیں یہ ہیں:

۱) جن اعضاء کا دھونا ضروری ہے، ان کے تمام حصوں تک پانی پہنچانا۔

۲) اعضاء وضو میں ایسی چیز نہ پائی جائے جو چمڑے تک پانی نہ پہنچنے دے، جیسے: موم، گوندھا ہوا آٹا، پینٹ وغیرہ۔

۳) وضو کے درمیان ایسی چیز نہ پائی جائے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

اگر وضو کے دوران ان شرطوں کے برخلاف کوئی چیز پائی جائے تو وضو درست نہیں ہوگا۔

سوالات:

۱۔ وضو کے صحیح ہونے کی کتنی شرطیں ہیں اور کیا کیا؟

۲۔ کیا ناخن پالش لگا کر وضو درست ہوگا؟

۳۔ اگر ہاتھ پاؤں میں موم یا گوندھا ہوا آٹا لگا ہو تو وضو سے پہلے کیا کرنا چاہئے؟

۴۔ وضو کرنے کے دوران اگر وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرنا چاہئے؟

وضو کے واجب ہونے کی شرطیں

ایسے شخص پر وضو واجب ہے جس میں مذکورہ شرطیں موجود ہوں:

۱) بالغ ہونا - بچے پر وضو واجب نہیں ہے۔

۲) عاقل ہونا - دیوانے پر وضو واجب نہیں ہے۔

۳) مسلمان ہونا - کافر پر وضو واجب نہیں ہے۔

۴) اتنے پانی کے استعمال پر قادر ہونا جو تمام اعضاء کے لئے کافی ہو، جو شخص پانی کے استعمال پر قادر نہ ہو اس پر وضو واجب نہیں ہے۔

اسی طرح پانی کے استعمال پر قادر ہے، مگر پانی تمام اعضاء کے لئے کافی نہیں ہے، تو وضو واجب نہیں ہے۔

۵) حدثِ اصغر کا پایا جانا - باوضو شخص پر وضو واجب نہیں ہے۔

۶) حدثِ اکبر سے خالی ہونا

اس شخص کے لئے وضو کافی نہیں ہوگا جس پر غسل واجب ہے۔

۷) وقت کا تنگ ہونا

اگر وقت میں گنجائش ہے، تو فوراً وضو کرنا واجب نہیں ہے، بلکہ وضو میں تاخیر جائز ہے۔

سوالات:

۱۔ کیسے شخص پر وضو واجب ہے؟

۲۔ وہ سات شرطیں لکھئے جن کی بناء پر وضو واجب ہوتا ہے:

۱)

۲)

۳)

۴)

۵)

۶)

۷)

۳۔ جن لوگوں پر وضو واجب نہیں یا جس حالت میں وضو کافی نہیں، یا جس حالت میں فوراً وضو کرنا واجب نہیں، بیان کیجئے:

۱)

۲)

۳)

۴)

۵)

۶)

وضو سے متعلق چند باتیں

☆ گھنی داڑھی کے ظاہری حصہ کو دھونا واجب ہے۔

☆ ہلکی داڑھی کے ظاہری حصہ کو دھونا کافی نہیں، بلکہ داڑھی کے چمڑے تک پانی پہنچانا واجب ہے۔

☆ داڑھی کے لٹکے ہوئے بالوں کو دھونا واجب نہیں اور نہ اس کا مسح کرنا واجب ہے۔

☆ اگر ناخن میں ایسی چیز ہو جو چمڑے تک پانی نہ پہنچنے دے جیسے: موم، گوندھا ہوا آٹا وغیرہ تو اس کو ہٹانا اور چمڑے تک پانی پہنچانا واجب ہے۔

☆ ناخن کی گندگی اور پسو کی بیٹ پانی کو چمڑے تک پہنچنے سے نہیں روکتی ہے۔

☆ تنگ انگوٹھی کو حرکت دینا واجب ہے، جب کہ بغیر ہلائے پانی چمڑے تک نہ پہنچے۔

☆ جب پھٹے ہوئے پاؤں کو دھونا نقصان دہ ہو تو اس کے اوپر رکھی ہوئی دوا پر پانی ڈالنا کافی ہو جائے گا۔

☆ وضو میں سر کا مسح کرنے کے بعد سر کے بال منڈوا دے، تو دوبارہ مسح کرنے کی ضرورت نہیں۔

☆ اسی طرح وضو کے بعد ناخن یا مونچھ تراش لینے سے دوبارہ ان کو دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔

سوالات:

۱- وضو میں داڑھی کے دھونے کا کیا حکم ہے؟

۲- ناخن میں موم یا آٹا لگا ہوا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

۳- تنگ انگوٹھی کا کیا حکم ہے؟

۴- کسی کے پاؤں پھٹے ہوئے ہوں تو ان کے دھونے کا کیا حکم ہے؟

۵- سر کا مسح کرنے کے بعد سر کے بال منڈوا دے تو کیا حکم ہے؟

خالی جگھوں کو پر کیجئے:

۱) ناخن کی گندگی اور پسو کی بیٹ..........کو چمڑے تک پہنچنے سے نہیں روکتی ہے۔

۲) وضو کے بعد ناخن یا مونچھ .... لینے سے دوبارہ ان کو ....
کی ضرورت نہیں ہے۔

وضو کی قسمیں

وضو کی تین قسمیں ہیں:

۱) فرض ۲) واجب ۳) مستحب

وضو کب فرض ہے؟

چار چیزوں کے لئے وضو کرنا فرض ہے:

۱) نماز پڑھنے کے لئے، چاہے فرض نماز ہو یا نفل

۲) نماز جنازہ کے لئے

۳) سجدۂ تلاوت کے لئے

۴) قرآن شریف چھونے کے لئے

وضو کب واجب ہے؟

ایک چیز کے لئے وضو کرنا واجب ہے:

وہ ہے کعبہ کا طواف

سوالات:

۱- وضو کی کتنی اور کیا کیا قسمیں ہیں؟

۲- وضو کب فرض ہوتا ہے؟

۳- وضو کب واجب ہوتا ہے؟

جوڑیاں ملائیے:

۱)	چار	(الف) وضو کی قسمیں
۲)	تین	(ب) چیز کے لئے وضو واجب
۳)	ایک	(ج) چیزوں کے لئے وضو فرض

اعادہ:

پچھلی کتاب میں تم نے وضو کی سنتیں، آداب اور مکروہات پڑھے ہیں، انہیں نوٹ بک میں لکھئے۔

وضو کب مستحب ہے؟

مذکورہ کاموں کے لئے وضو کرنا مستحب ہے:

۱) سوکر اُٹھنے کے بعد

۲) سوتے وقت

۳) ہمیشہ باوضو رہنے کے لئے

۴) وضو رہنے کے باوجود ثواب حاصل کرنے کے لئے جب ایک عبادت کرنے بعد دوسری عبادت کا ارادہ ہو۔

۵) غیبت، چغل خوری، جھوٹ اور دوسرے گناہ کرنے کے بعد

۶) بُرے اشعار، گانے اور گیت پڑھنے کے بعد

۷) نماز سے باہر زور سے کھل کھلا کر ہنسنے کے بعد

۸) میت کو نہلانے کے بعد

۹) میت کو اُٹھانے کے لئے

۱۰) ہر وقت کی نماز کے لئے

۱۱) غسل کرنے سے پہلے

۱۲) جس شخص پر غسل کرنا فرض ہو اس کے لئے کھانے، پینے اور سوتے وقت

۱۳) غصہ کے وقت

۱۴) زبانی قرآن مجید پڑھنے کے لئے

۱۵) حدیث پڑھنے کے لئے

۱۶) شرعی علم کا درس لینے کے لئے

۱۷) اذان دینے کے لئے

۱۸) اقامت کہنے کے لئے

۱۹) خطبہ دینے کے لئے

۲۰) نبی ﷺ کی قبر اطہر کی زیارت کے لئے

۲۱) حاجیوں کو میدانِ عرفہ میں ٹھہرنے کے لئے

۲۲) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے لئے

سوالات:

۱- حاجیوں کے لئے کن موقعوں پر وضو کرنا مستحب ہے؟

۲- کون کون سی چیزیں پڑھتے وقت وضو کرنا مستحب ہے؟

۳) مسجد میں کون سے کام کرتے وقت وضو کرنا مستحب ہے؟

۴) صبح وشام کیا کرنا چاہئے؟

۵) غصہ کے وقت کیا کرنا چاہئے؟

۶) برے اشعار اور برے گانے اور گیت پڑھنے کے بعد کیا کرنا چاہئے؟

وضو کو توڑنے والی چیزیں
(نواقض وضو)

مذکورہ باتوں میں سے کوئی بات پیش آئے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے:

۱) پیشاب، پاخانہ اور ہوا خارج ہو جائے

۲) بدن سے خون یا پیپ نکل کر بہہ جائے

۳) منھ سے خون نکلے، جو تھوک سے زیادہ ہو، یا اس کے برابر ہو

۴) منھ بھر کر کھانا، پانی، جمے خون یا صفراء کی قئے ہو

۵) گہری نیند سو جائے

۶) بے ہوشی طاری ہو جائے

۷) پاگل پن کا دورہ پڑ جائے

۸) نشہ آ جائے

۹) بالغ، بیدار شخص رکوع، سجدہ والی نماز میں کھل کھلا کر ہنس دے، اگر بچہ کھل کھلا کر ہنسے تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اسی طرح نمازِ جنازہ یا سجدۂ تلاوت میں کھل کھلا کر ہنسنے سے کسی کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سوالات:

۱- کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

۲- کیسے شخص کے نماز میں ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

۳- نماز میں بچہ کے ہنسنے کا کیا حکم ہے؟

۴- نمازِ جنازہ میں ہنسنے کا کیا حکم ہے؟

جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا

مذکورہ ذیل چیزیں نواقض وضو کے مشابہ ہیں، لیکن حقیقت میں ان سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے:

۱) چمڑے سے خون ظاہر ہو، لیکن اپنی جگہ سے آگے نہ بڑھے۔

۲) بدن سے گوشت کٹ کر گرے، لیکن خون نہ بہے، جیسا کہ بعض بیماری میں ہوتا ہے۔

۳) زخم یا کان سے کیڑا نکلے۔

۴) منھ بھر سے کم قئے ہو

۵) بلغم کی قئے ہو، خواہ زیادہ ہو یا تھوڑی

۶) نمازی نماز کی حالت میں سو جائے، جب کہ اس کی نماز سنت کے مطابق ہو۔

۷) زمین پر جم کر بیٹھنے کی حالت میں سو جائے۔

۸) بیٹھ کر اونگھنے والا جھومنے لگے۔

سوالات:

۱- نماز کی حالت میں سونے کا کیا حکم ہے؟

۲- کیسی قئے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے؟

۳- کس طرح سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے؟

۴- چمڑا کٹ کر خون ظاہر ہو مگر اپنی جگہ سے نہ بہے تو کیا حکم ہے؟

۵- زخم یا کان سے کیڑا نکلنے کا کیا حکم ہے؟

غسل کے فرائض

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں:

۱) کلی کرنا

۲) ناک میں پانی ڈالنا

۳) پورے بدن پر اس طرح پانی ڈالنا کہ کہیں کوئی جگہ سوکھی نہ رہے۔

غسل کی سنتیں

مذکورہ باتیں غسل میں مسنون ہیں، ان کی رعایت کرنے سے غسل کامل طریقہ پر ہوتا ہے:

۱) غسل شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھے

۲) پاکی حاصل کرنے کی نیت سے غسل کرے

۳) وضو کی طرح پہلے دونوں ہتھیلی گٹوں تک دھوئے

۴) اگر بدن یا کپڑے پر نجاست ہو تو غسل سے پہلے اسے دھولے

۵) غسل سے پہلے وضو کرلے، البتہ اگر حمام میں پانی جمع ہوجاتا ہو تو غسل کے بعد پاؤں دھوئے۔

۶) پورے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے

۷) پہلے سر، پھر سیدھے مونڈھے، پھر بائیں مونڈھے پر پانی ڈالے۔

۸) اپنے جسم کو رگڑے

۹) لگا تار غسل کرے تا کہ کوئی عضو سوکھ نہ جائے

اگر بہتے پانی، بڑے حوض، تالاب یا سوئمنگ پول میں گھس کر تھوڑی دیر رہے اور اپنے بدن کو رگڑے تو غسل کے دوران کی سنت ادا ہو جائے گی۔

سوالات:

۱۔ غسل میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

۲۔ غسل میں کون کون سی چیزیں فرض ہیں؟

۳۔ غسل شروع کرنے سے پہلے کیا پڑھنا چاہئے؟

۴۔ وضو میں سب سے پہلے کیا چیز دھونی چاہئے؟

۵۔ ہتھیلی دھونے کے بعد کیا کرنا چاہئے؟

۶۔ غسل میں پانی کس طرح ڈالنا چاہئے؟

۷۔ پورے بدن پر کم از کم کتنی مرتبہ پانی بہانا چاہئے؟

۸۔ تالاب یا سوئمنگ پول میں نہانے کا کیا حکم ہے؟

غسل کی قسمیں

غسل کی تین قسمیں ہیں:

۱) فرض

۲) مسنون

۳) مستحب

غسل کب فرض ہوتا ہے؟

چار چیزوں میں سے کسی ایک سے غسل فرض ہوتا ہے:

۱) انسان پر غسل فرض ہوتا جب کہ وہ جنبی ہو

۲) عورت پر غسل فرض ہوتا ہے جب کہ وہ ایام سے پاک ہو

۳) عورت پر غسل فرض ہوتا ہے جب کہ وہ نفاس سے پاک ہو

۴) زندہ لوگوں پر میت کو غسل دینا فرض ہوتا ہے

غسل کب مسنون ہے؟

چار چیزوں کے لئے غسل کرنا مسنون ہے:

۱) نماز جمعہ کے لئے

۲) دونوں عید کی نماز کے لئے

۳) حج کا احرام باندھنے کے لئے

۴) میدان عرفہ میں حاجیوں کے لئے ظہر کے وقت

سوالات:

۱۔ غسل کی کتنی قسمیں ہیں؟

۲۔ غسل کی کیا کیا قسمیں ہیں؟

۳۔ غسل کب فرض ہوتا ہے؟

۴۔ غسل کب مسنون ہے؟

صحیح جوڑیاں ملائیے:

۱)	غسل فرض ہوتا ہے	(الف)	فرض	( )
۲)	غسل کی قسمیں	(ب)	مسنون	( )
۳)	میت کو غسل دینا	(ج)	چار چیزوں سے	( )
۴)	نماز جمعہ کے لئے غسل	(ہ)	تین	( )

غسل کب مستحب ہے؟

مذکورہ صورتوں میں غسل مستحب ہے:

۱) شبِ براءت میں

۲) شبِ قدر میں

۳) سورج اور چاند گرہن کی نماز کے لئے

۴) پانی طلب کرنے کی نماز (استسقاء) کے لئے

۵) گھبراہٹ کے وقت

۶) تاریکی کے وقت

۷) تیز آندھی کے وقت

۸) نیا کپڑا پہنتے وقت

۹) گناہوں سے توبہ کرتے وقت

۱۰) سفر سے آنے کے بعد

۱۱) مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لئے

۱۲) مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے

۱۳) حاجیوں کے لئے مزدلفہ میں دسویں ذی الحجہ کی صبح

۱۴) طوافِ زیارت کے لئے

۱۵) میت کونہلانے کے بعد

۱۶) بال کی اصلاح کرانے کے بعد

۱۷) پاگل پن، بے ہوشی اور نشے سے اچھا ہونے کے بعد

۱۸) اسلام لانے کے بعد

سوالات:

۱- عبادت کی کونسی کونسی راتوں میں غسل کرنا مستحب ہے؟

۲- کون سی نمازوں کے لئے غسل کرنا مستحب ہے؟

۳- کون کون سے وقتوں میں غسل کرنا مستحب ہے؟

۴- حاجیوں کے لئے کن موقعوں پر غسل کرنا مستحب ہے؟

۵- ان کے علاوہ اور کن موقعوں پر غسل کرنا مستحب ہے؟

تیمّم

کبھی پانی موجودنہیں ہوتا، یا پانی تو موجود ہوتا ہے، لیکن مرض کی بناء پر وضوکرنا نقصان دہ ہوتا ہے، ایسی صورت میں وضو کے بجائے پاک مٹی سے تیمّم کرنا جائز ہے۔

تیمّم کی شرطیں

آٹھ شرطوں کے بغیر تیمّم درست نہیں ہوتا ہے:

پہلی شرط: نیت، بغیر نیت کے تیمّم درست نہیں ہوتا، نماز پڑھنے کے لئے اگر تیمّم کرنا ہوتو اس طرح نیت کرے:

(الف) حدث سے پاک ہونے کے لئے میں تیمّم کرر ہاہوں۔

(ب) یایوں نیت کرے کہ وہ نماز کو جائز کرنے کے لئے تیمّم کرر ہاہوں۔

دوسری شرط: عذر، ایسا عذر پایا جائے جس کی بناء پر تیمّم کرنا جائز ہو، جیسے:

(الف) پانی ایک میل یا اس سے زیادہ دوری پر ہو۔

(ب) غالب گمان ہو یا مسلمان ماہر ڈاکٹر نے بتایا ہو کہ پانی کے استعمال سے مرض پیدا ہو جائے گا، یا مرض بڑھ جائے گا، یا مرض دیر سے اچھا ہوگا۔

(ج) غالب گمان ہو کہ اگر ٹھنڈا پانی استعمال کرے گا تو ہلاک ہو جائے گا۔

(د) پانی تھوڑا ہو اور پیاسے رہ جانے کا اندیشہ ہو۔

(ہ) پانی نکالنے کے لئے ڈول اور رسی موجود نہ ہو۔

(و) پانی کے راستہ میں دُشمن موجود ہو۔

(ز) وضو کرنے پر عیدین اور جنازہ کی نماز چھوٹ جانے کا اندیشہ ہو۔

کیوں کہ ان نمازوں کی قضاء نہیں پڑھی جاسکتی ، جب کہ پنج وقتہ نماز کی قضاء پڑھی جاسکتی ہے، اس لئے اگر وضو کرنے پر نماز کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہو تو بھی تیمّم کرنا جائز نہیں ہوگا، اسی طرح جمعہ کی نماز چھوٹ جانے پر ظہر پڑھنے کی گنجائش ہے۔

تیسری شرط: **زمین کی جنس**، تیمّم زمین کی پاک جنس سے ہو، جیسے: مٹی، پتھر، ریتی وغیرہ، لکڑی، سونا اور چاندی سے تیمّم جائز نہیں ہوگا۔

چوتھی شرط: پورے چہرے اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت مسح کئے جائیں۔

پانچویں شرط: پوری ہتھیلی کے اکثر حصہ سے مسح کیا جائے، دو اُنگلی سے مسح کرنے سے تیمّم نہیں ہوگا۔

چھٹی شرط: ہتھیلی کے باطنی حصہ کو دو مرتبہ مٹی پر مار کر مسح کیا جائے، اگر ایک ہی جگہ دو مرتبہ ہاتھ مارے تو تیمّم درست ہوگا۔

ساتویں شرط: مسح کی جگہ پر موم اور اس جیسی چیز نہ ہو، اگر اس طرح کی کوئی چیز ہو تو تیمّم سے پہلے اسے نکالنا ضروری ہوگا، ورنہ تیمّم نہیں ہوگا۔

آٹھویں شرط: تیمّم کرنے کے دوران حدث نہ پایا جائے، اگر تیمّم کے دوران حدث طاری ہو تو تیمّم درست نہیں ہوگا۔

سوالات:

۱۔ تیمّم کب جائز ہے؟

۲۔ تیمّم درست ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

عملی کام:

تیمّم کی آٹھوں شرائط مختصراً بیان کیجئے:

۱) ....

۲) ....

۳) ....

۴) ....

۵) ....

۶) ....

۷) ....

۸) ....

تیمّم کے ارکان

تیمّم کے صرف دو ارکان ہیں:

۱) پورے چہرے کا مسح کرنا ۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ کا مسح کرنا

تیمّم کی سنتیں

تیمّم میں مذکورہ باتیں مسنون ہیں:

۱) تیمّم کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا

۲) پہلے چہرہ، پھر سیدھا ہاتھ، پھر بایاں ہاتھ کا مسح کرنا

۳) چہرہ اور ہاتھوں کے مسح کے درمیان وقفہ نہ کرنا

۴) مٹی پر ہاتھ رکھتے وقت ہاتھ کو آگے پیچھے کرنا

۵) مٹی سے ہاتھ اُٹھانے کے بعد دونوں ہاتھوں کو جھاڑنا

۶) مٹی پر ہاتھ رکھتے وقت اُنگلیاں کشادہ رکھنا

سوالات:

۱- تیمّم کے کتنے ارکان ہیں؟

۲- تیمّم کے ارکان بتایئے؟

۳- تیمّم میں کتنی چیزیں مسنون ہیں؟

۴- تیمّم کے مسنونات بیان کیجئے!

تیمّم کا طریقہ

☆ تیمّم کرنے والے کو چاہئے کہ پہلے اپنی آستین سمیٹ لے۔

☆ نماز کے مباح ہونے کی نیت کر کے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے۔

☆ اُنگلیاں کشادہ رکھتے ہوئے دونوں ہتھیلیاں پاک مٹی پر رکھے۔

☆ دونوں ہتھیلیوں کو آگے پیچھے کرے۔

☆ دونوں ہتھیلیوں کو اُٹھا کر جھاڑے۔

☆ پھر دونوں ہتھیلیوں سے چہرہ کا مسح کرے۔

☆ دوسری مرتبہ بھی اسی طرح مٹی پر دونوں ہتھیلیاں رکھے اور ان کو آگے پیچھے کر کے جھاڑے۔

☆ پھر بائیں ہتھیلی سے سیدھے ہاتھ کا مسح کرے اور سیدھی ہتھیلی سے بائیں ہاتھ کا کہنیوں سمیت مسح کرے۔

☆ اس طرح تیمّم مکمل ہو گیا، اس تیمّم سے جس قدر چاہے فرائض اور نوافل پڑھے۔

تیمّم کے نواقض

۱) جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، ان چیزوں سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے، (نواقض وضو کی تفصیل پچھلے صفحہ میں ڈھونڈ کر نکالیں اور انہیں پڑھیں)

۲) پانی کے استعمال پر قادر ہو جانا اور وہ عذر کا ختم ہو جانا جس عذر کی بناء پر تیمّم

کیا تھا، جیسے: پانی نہ ہونا، مرض اور دُشمن کا خوف وغیرہ۔

زبانی کام:

۱- تیمّم کا طریقہ زبانی بتایئے!

تحریری کام:

۱- تیمّم کے نواقض بیان کیجئے!

عملی کام:

۱- وضو کے نواقض پچھلے صفحات سے ڈھونڈ کر نکالئے اور انہیں پڑھئے!

۲- مسنون طریقہ پر تیمّم کر کے بتائیں۔

تیمّم سے متعلق چند باتیں

جس نے مسجد میں داخل ہونے کی نیت سے تیمّم کیا ہو، اُس کے لئے اس تیمّم سے نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔

جس کو اُمید ہو کہ وقت ختم ہونے سے پہلے پانی حاصل کرلے گا، تو اس کے لئے مستحب ہے کہ تیمّم میں تاخیر کرے۔

جس کو کسی نے پانی کا وعدہ کیا ہو تو اس کے لئے تیمّم میں تاخیر کرنا واجب ہے۔

جس کے پاس تھوڑا پانی ہو اور اس کو آٹا گوندھنے کی ضرورت ہو تو وہ پانی سے آٹا گوندھلے اور تیمّم کر کے نماز پڑھ لے۔

جس کے پاس تھوڑا پانی ہو اور اس کو شوربہ بنانے کی ضرورت ہو تو وہ پانی سے وضو کرلے اور شوربہ نہ بنائے۔

اپنے ساتھی سے وضو کے لئے پانی مانگنا واجب ہے، جب کہ ایسی جگہ ہو جہاں پانی دینے میں لوگ بخل نہیں کرتے، البتہ ایسی جگہ ہو جہاں لوگ پانی دینے میں بخل کرتے ہیں، تو دوسرے سے پانی مانگنا واجب نہیں ہوگا۔

وقت سے پہلے تیمّم کرنا جائز ہے، جب کہ وہ معذور کے حکم میں نہ ہو، یعنی اسے مسلسل ناک سے خون نہ بہہ رہا ہو۔

جس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوں اور اس کا چہرہ زخمی ہو تو وہ وضو اور تیمّم کے بغیر نماز پڑھ سکتا ہے۔

اگران میں سے اکثر آدھا حصہ زخمی ہوتو تیمّم کرے۔

اگراکثر اعضاء درست ہوں تو وضو کرے اور زخمی حصہ پر مسح کرلے، یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لے۔

سوالات:

۱- مسجد میں داخل ہونے کی نیت سے تیمّم کر کے اس تیمّم سے کیا نماز پڑھنا جائز ہے؟

۲- تیمّم میں تاخیر کب مستحب ہے؟

۳- تیمّم میں تاخیر کب واجب ہے؟

۴- اپنے ساتھی سے پانی مانگنا کب واجب ہے؟

۵- جس کے دونوں ہاتھ پاؤں کٹے ہوں اور چہرہ زخمی ہو وہ کیسے نماز پڑھے گا؟

خالی جگھوں کو پر کرو!

۱) جس کے پاس تھوڑا پانی ہو اور اس کو............گوندھنے کی ضرورت ہو تو وہ............ آٹا گوندھ لے اور............کر کے نماز پڑھ لے۔

۲) جس کے پاس تھوڑا............ ہو اور اس کو شوربہ بنانے کی ضرورت ہو تو وہ پانی سے............کر لے اور............نہ بنائے۔

۳) وقت سے پہلے تیمّم کرنا............ ہے، جب کہ وہ............کے حکم میں نہ ہو۔

مستحب اوقاتِ نماز

پچھلی کتاب میں تمہیں نماز کے اوقات بتائے گئے ہیں، انہیں ڈھونڈ کر پڑھو، یہاں تمہیں وہ اوقات بتائے جارہے ہیں، جن میں نماز پڑھنا مستحب ہے:

۱) فجر میں تاخیر کرنا (اسفار) مستحب ہے۔

۲) گرما کے دنوں میں ظہر میں تاخیر مستحب ہے۔

۳) سرما میں ظہر جلد پڑھنا مستحب ہے۔

۴) عصر کو سورج میں زردی آنے سے پہلے تک تاخیر کرنا مستحب ہے۔

۵) مغرب میں ہمیشہ جلدی کرنا مستحب ہے۔

۶) عشاء کو تہائی (1/3) رات تک مؤخر کرنا مستحب ہے۔

۷) وتر کو آخر رات تک مؤخر کرنا اُس شخص کے لئے مستحب ہے جس کو آخر رات میں اُٹھنے کا بھروسہ ہو۔

سوالات:

۱- پچھلی کتاب میں کیا بتائے گئے ہیں؟

۲- فجر کی نماز کب پڑھنا مستحب ہے؟

۳- ظہر کی نماز کب پڑھنا مستحب ہے؟

۴- عصر کی نماز کا مستحب وقت کیا ہے؟

۵۔ مغرب میں کیا بات مستحب ہے؟

۶۔ عشاء کا مستحب وقت کیا ہے؟

۷۔ وتر کی نماز کا کیا حکم ہے؟

مندرجہ ذیل نمازوں کے مستحب اوقات بتائیے !

سلسلہ نشان	نمازوں کے اوقات	موسم	مستحب اوقاتِ نماز
۱	فجر	ـ	
۲	ظہر	گرما	
۳	ظہر	سرما	
۴	عصر	ـ	
۵	مغرب	ـ	
۶	عشاء	ـ	
۷	وتر	ـ	

مکروہ (ناجائز) اوقاتِ نماز

مذکورہ تین اوقات میں کوئی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں، خواہ فرض ہو یا واجب یا نفل۔

اسی طرح ان اوقات میں چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضاء کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

۱) سورج نکلتے وقت، یہاں تک کہ سورج بلندی پر آ جائے۔

۲) سورج کے بیچ آسمان میں آ کر ٹھہر جانے کے وقت، یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے۔

۳) سورج کے زرد پڑ جانے کے وقت سے لے کر غروب ہونے تک۔

اس سے اس دن کی عصر کی نماز مستثنیٰ ہے، سورج زرد ہونے کے بعد بھی اس کا پڑھنا جائز ہے۔

البتہ ان تین اوقات میں ان نمازوں کا پڑھنا کراہت کے ساتھ جائز ہے، جو ان تین اوقات میں واجب ہوئی ہوں۔

چنانچہ ان اوقات میں اگر جنازہ حاضر ہو جائے تو کراہت کے ساتھ اس کی نماز جائز ہے۔

ان تین اوقات میں جس نے آیتِ سجدہ کی تلاوت کی ہو، اسی کے لئے کراہت کے ساتھ سجدہ تلاوت جائز ہے۔

نفل کے مکروہ اوقات

مذکورہ اوقات میں نفل نماز پڑھنا مکرہ ہے:

۱) فجر کا شروع ہونے کے بعد فجر کی دو رکعت سنت کے علاوہ کوئی نماز پڑھنا۔

۲) فجر کی نماز پڑھنے کے بعد سورج نکل کر بلند ہونے تک۔

۳) عصر کے بعد سے سورج ڈوبنے تک۔

۴) جمعہ کے دن خطیب خطبہ کے لئے منبر کی طرف بڑھنے سے جمعہ پڑھانے تک۔

۵) اقامت کے وقت، البتہ فجر کی سنت اقامت کے وقت اور اس کے بعد بھی، مسجد کے گوشہ میں پڑھانا بلا کراہت جائز ہے، جب کہ دوسری رکعت ملنے کی اُمید ہو۔

۶) نماز عید سے پہلے، نہ عید گاہ میں نفل نماز پڑھے اور نہ گھر میں۔

۷) عید کی نماز کے بعد عید گاہ میں، عید کی نماز کے بعد گھر میں نفل نماز پڑھنا جائز ہے۔

۸) جب وقت کم ہو کہ اگر نفل میں لگے تو فرض نماز قضاء ہو جائے۔

۹) کھانا حاضر ہو، جب بھوک لگی ہو اور کھانے کی شدید خواہش ہو۔

۱۰) پیشاب، پاخانہ اور ہوا کو روک کر نماز پڑھنا، چاہے فرض نماز ہو یا نفل۔

سوالات:

۱- فجر میں کس وقت نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

۲- عصر میں کب سے کب تک نفل پڑھنا مکروہ ہے؟

۳- جمعہ کے وقت کب سے کب تک نفل پڑھنا مکروہ ہے؟

۴- فجر کی سنت مسجد میں کب تک پڑھنے کی اجازت ہے؟

۵- عید کی نماز سے پہلے کہاں کہاں نفل پڑھنا مکروہ ہے؟

۶- عید کی نماز کے بعد کہاں کہاں نفل پڑھنا مکروہ ہے؟

۷- کھانے کی موجودگی میں کب نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

۸- پیشاب، پاخانہ روک کر کون کون سی نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

نماز کی سنتیں

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’صَلُّوْا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ ‘‘ ’’جیسا تم مجھے نماز پڑھتے دیکھو، ویسے ہی نماز پڑھو!‘‘۔

نماز میں مذکورہ باتیں مسنون ہیں، نماز میں ان کا خیال رکھنا چاہیے، تاکہ نماز مکمل طور پر ادا ہو اور نبی ﷺ کے طریقہ کے مطابق نماز ادا ہو۔

۱) تحریمہ کے وقت بغیر سر جھکائے سیدھا کھڑا ہو۔

۲) تحریمہ سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے۔

عورت بچیاں مونڈھے تک ہاتھ اُٹھائیں۔

۳) ہاتھ اُٹھاتے وقت ہتھیلیوں کا باطنی حصہ قبلہ کی طرف ہو۔

۴) ہاتھ اُٹھاتے وقت اُنگلیوں کو اپنی حالت پر کھلی رکھے، نہ اُنگلیوں کو مکمل ملائے اور نہ بالکل کشادہ رکھے۔

۵) ناف کے نیچے بائیں ہاتھ پر سیدھا ہاتھ باندھے، بچیاں سینہ پر ہاتھ باندھیں۔

۶) بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے ظاہری حصہ پر سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی کا باطنی حصہ رکھے اور پہنچے پر چھوٹی اُنگلی اور شہادت کی اُنگلی سے حلقہ بنائے۔

۷) ناف کے نیچے دونوں ہاتھ رکھنے کے بعد ثناء پڑھے۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالیٰ جَدُّکَ وَلاَ اِلٰہَ غَیْرُکَ .

۸) سورہ فاتحہ پڑھنے سے پہلے **أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم** پڑھے۔

۹) ہر رکعت میں سورہ فاتحہ سے پہلے **بسم اللہ الرحمن الرحیم** پڑھے۔

۱۰) سورہ فاتحہ مکمل ہونے کے بعد آہستہ سے "**آمین**" کہے۔

۱۱) قیام میں دونوں پاؤں کے درمیان چار اُنگلیوں کے برابر جگہ چھوڑے۔

عورت بچیاں قیام میں دونوں پاؤں کے درمیان جگہ نہ چھوڑیں۔

۱۲) صرف فجر کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کے مقابلہ لمبی سورۃ پڑھے۔

سوالات:

۱- تحریمہ کے وقت کس طرح کھڑا ہونا چاہیئے؟

۲- تحریمہ کے وقت مرد بچے دونوں ہاتھ کہاں تک اُٹھائیں؟

۳- عورت بچیاں تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کہاں تک اُٹھائیں؟

۴- ہاتھ اُٹھاتے وقت ہتھیلیوں کا باطنی حصہ کس طرف ہونا چاہیئے؟

۵- ہاتھ اُٹھاتے وقت اُنگلیاں کس طرح ہونی چاہیئے؟

۶- مرد بچے کس طرح ہاتھ باندھیں گے؟

۷- عورت بچیاں کس طرح ہاتھ باندھیں گی؟

۸) ہاتھ باندھنے کے بعد پہلے کیا پڑھا جاتا ہے؟

۹) سورہ فاتحہ سے پہلے کیا پڑھنا چاہیئے؟

۱۰) سورہ فاتحہ کے بعد کیا کہنا چاہیئے؟

نماز کے مستحبات

نماز میں مذکورہ باتیں مستحب ہیں، ان کی رعایت کرنی چاہیئے تاکہ نماز مکمل طور پر ادا ہو:

۱) تحریمہ کے وقت چادر سے ہتھیلی باہر نکالنا، بچیاں ہتھیلی باہر نہ نکالیں۔

۲) قیام کی حالت میں نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھنا۔

۳) رکوع کی حالت میں نگاہ قدم کے ظاہری حصہ پر رکھنا۔

۴) سجدہ کی حالت میں نگاہ ناک پر رکھنا۔

۵) قعدہ کی حالت میں نگاہ اپنی گود کی طرف رکھنا۔

۶) سلام پھیرتے وقت نگاہ دونوں کاندھوں کی طرف رکھنا۔

۷) بقدرِ طاقت کھانسی اور جمائی روکنے کی کوشش کرنا۔

۸) وتر کی تیسری رکعت میں اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ والی دُعاءِ قنوت پڑھنا۔

سوالات:

۱- تحریمہ کے وقت مرد کے لئے کیا مستحب ہے؟

۲- قیام کی حالت میں نگاہ کہاں پر رکھنی چاہیئے؟

۳- رکوع کی حالت میں نگاہ کہاں پر ہونی چاہیئے؟

۴- سجدہ کی حالت میں نگاہ کہاں رکھنی چاہیئے؟

۵- سلام پھیرتے وقت نگاہ کہاں رکھنی چاہیئے؟

۶- قعدہ کی حالت میں نگاہ کہاں ہونی چاہیئے؟

نماز کو توڑنے والی چیزیں

نماز کے دوران مذکورہ باتوں میں سے ایک بات پیش آئے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے، یعنی فاسد ہو جاتی ہے:

۱) نماز کی کوئی ایک شرط چھوٹ جائے۔

۲) نماز کا کوئی ایک رکن چھوڑ دے۔

۳) نماز میں بات کرلے، چاہے جان کر بات کرے یا بھول کر یا غلطی سے۔

۴) نماز میں ایسی دُعا کرے جو عام گفتگو کی طرح ہو، جیسے: اے اللہ! مجھے ایک سیب کھلا دے یا مجھے چائے پلا دے۔

۵) کسی کو سلام کر دے یا زبان سے یا مصافحہ کر کے سلام کا جواب دے دے، چاہے جان کر سلام کیا ہو یا بھول کر غلطی سے، اگر اشارہ سے سلام کا جواب دے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۶) جب عمل کثیر کرلے، یعنی ایسا کام کرے کہ دیکھنے والے کو غالب گمان ہو کہ وہ نماز میں نہیں ہے۔

۷) جب قبلہ سے اپنا سینہ گھما لے۔

۸) جب کوئی چیز کھا لے یا پی لے، اگرچہ کہ وہ چیز تھوڑی سی ہو۔

۹) دانت میں پھنسی ہوئی چیز کھا لے جو چنے کے برابر ہو۔

۱۰) بلا ضرورت کھانسنے لگے۔

۱۱) جب ’’آہ آہ‘‘ یا ’’اُف اُف‘‘ کرنے لگے، یا رونے لگے، جب کہ یہ باتیں اللہ کے خوف سے نہ ہوئی ہوں، مگر جو مریض بے قابو ہو کر رونے لگے یا ’آہ آہ‘ کرنے لگے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۱۲) جب بلند آواز سے رونے لگے اور یہ رونا اللہ کے خوف یا جنت یا جہنم کے ذکر کی بناء پر نہ ہو، بلکہ درد اور مصیبت کی بناء پر ہو۔

۱۳) نماز میں ایک رکن ادا کرنے کے وقت تک ستر کھلا رہ جائے۔

۱۴) ایک رکن ادا کرنے کے وقت تک بدن، کپڑا یا جگہ میں نجاست پائی جائے۔

۱۵) جب پاگل پن کا دورہ آجائے۔

سوالات:

۱- نماز کی کوئی ایک شرط یا رکن چھوٹ جائے تو کیا حکم ہے؟

۲- نماز میں بات کرنے کا کیا حکم ہے؟

۳- نماز میں کیسی دُعا کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟

۴- نماز میں سلام یا مصافحہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

۵- اشارہ سے سلام کا جواب دینے کا کیا حکم ہے؟

۶- عمل کثیر کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

۷- قبلہ سے سینہ گھما لینے کا کیا حکم ہے؟

۸- نماز میں کوئی چیز کھا پی لینے کا کیا حکم ہے؟

۹- دانت میں پھنسی ہوئی چیز کھا لینے کا کیا حکم ہے؟

۱۰- بلا ضرورت کھانسنے کا کیا حکم ہے؟

مفسداتِ نماز

۱۶) جب بے ہوشی طاری ہو جائے۔

۱۷) فجر کی نماز پڑھتے ہوئے سورج نکل جائے۔

۱۸) عید کی نماز پڑھتے ہوئے زوال کا وقت شروع ہو جائے۔

۱۹) جمعہ کی نماز پڑھتے ہوئے عصر کا وقت شروع ہو جائے۔

۲۰) تیمّم کر کے نماز پڑھنے والا پانی پا جائے اور اس کے استعمال پر قادر ہو۔

۲۱) جب نمازی یا کسی دوسرے کے عمل سے وضو ٹوٹ جائے۔

۲۲) جب 'اللہ اکبر' کے ہمزہ کو کھینچ دے۔

۲۳) جب قرآن دیکھ کر پڑھنے لگے۔

۲۴) کوئی رکن نیند کی حالت میں ادا کرے کہ اس کو کوئی ہوش نہ ہو اور نیند سے ہوشیار ہونے کے بعد وہ رکن نہ لوٹایا ہو۔

۲۵) وضو ٹوٹ گیا سمجھ کر مسجد سے نکل جائے یا صف سے الگ ہو جائے۔

۲۶) نماز میں آواز سے ہنس دے۔

۲۷) جب امام سے پہلے کوئی رکن ادا کر لے اور پھر امام کے ساتھ وہ رکن ادا نہ کرے، جیسے: امام سے پہلے رکوع کر کے سر اُٹھا لے، جب امام رکوع میں جائے تو اس کے ساتھ دوبارہ رکوع نہ کرے۔

۲۸) نماز کے دوران غسل کی ضرورت پیش آ جائے۔

سوالات:

۱- نماز میں بے ہوشی یا پاگل پن کا دورہ پڑے تو کیا حکم ہے؟

۲- نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

۳- نماز میں نیند آنے کا کیا حکم ہے؟

۴- نماز میں ہنسنے کا کیا حکم ہے؟

۵- امام سے پہلے کوئی رکن ادا کرنے کا کیا حکم ہے؟ مثال سے واضح کریں۔

۶- نماز میں وضو ٹوٹنے کا کیا حکم ہے؟

صحیح جوڑیاں ملا کر لکھئے:

فجر کی نماز میں	عصر کا وقت	مثال: فجر کی نماز میں سورج نکل جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
جمعہ کی نماز میں	کے ہمزہ کو کھینچے	....
عید کی نماز میں	سورج نکل جائے	....
تیمّم سے نماز پڑھنے والا	زوال کا وقت	....
اللہ اکبر	پانی پا جائے	....

مکروہاتِ نماز

نماز میں مذکورہ باتیں مکروہ ہیں، ان سے بچنا چاہئے تا کہ نماز میں کوئی نقص پیدا نہ ہو۔

۱) جان بوجھ کر کوئی سنت چھوڑ دینا۔

۲) کپڑے یا بدن سے کھیلنا۔

۳) معمولی اور کام کرنے والے کپڑے میں نماز پڑھنا۔

۴) نماز میں کسی چیز سے ٹیک لگانا۔

۵) بلاضرورت دائیں بائیں گردن گھما کر دیکھنا۔

۶) کسی آدمی کے سامنے نماز پڑھنا۔

۷) پیشاب، پاخانہ اور ہوا کو روک کر نماز پڑھنا۔

۸) دوسرے کی زمین میں بغیر اس کی اجازت کے نماز پڑھنا۔

۹) آگ کے سامنے نماز پڑھنا۔

۱۰) حمام یا بیت الخلاء وغیرہ میں نماز پڑھنا۔

۱۱) راستہ میں نماز پڑھنا۔

۱۲) قبرستان میں نماز پڑھنا۔

۱۳) ناپاکی کے قریب نماز پڑھنا۔

۱۴) بغیر عذر تھوڑی نجاست جو معاف ہے، اس کے ساتھ بغیر عذر نماز پڑھنا۔

۱۵) ایسے کپڑے میں نماز پڑھنا جس میں جاندار کی تصویر ہو۔

۱۶) ایسی جگہ نماز پڑھنا جہاں تصویر ہو، خواہ وہ تصویر سر کے اُوپر ہو یا سامنے ہو یا پیچھے ہو۔

۱۷) اُنگلیاں توڑنا۔

۱۸) بلا عذر چار زانو بیٹھنا۔

۱۹) سجدے میں مرد کا دونوں زانو بچھا دینا۔

۲۰) آستین سمیٹ کر یا آدھی آستین والے کپڑے میں نماز پڑھنا۔

سوالات :

۱- جان بوجھ کر سنت چھوڑنے کا کیا حکم ہے؟

۲- نماز میں کپڑے یا بدن سے کھیلنے کا کیا حکم ہے؟

۳- کیسے کپڑوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

۴- کن چیزوں کو روک کر نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

۵- نماز میں اُنگلیاں توڑنے اور چار زانو بیٹھنے کا کیا حکم ہے؟

ان جگھوں میں نماز پڑھنا مکروہ ھے :

مثال: آگ کے سامنے۔

۱) ....

۲) ....

۳) ....

۴) ....

جن چیزوں سے نماز فاسد نہیں ہوتی

مذکورہ باتوں سے نماز فاسد نہیں ہوتی ہے:

۱) نماز سے نکلنے کے لئے بھولے سے سلام پھیر دے۔

۲) نمازی کے سجدہ کی جگہ سے کوئی گزر جائے۔

۳) چنے سے چھوٹی چیز دانت میں پھنسی ہو، اس کو کھا جائے۔

۴) جب کوئی لکھی ہوئی چیز پر نظر پڑ جائے اور وہ سمجھ میں آ جائے۔

جن چیزوں سے نماز مکروہ نہیں ہوتی

۱) چہرہ گھمائے بغیر صرف آنکھ گھمانا۔

۲) قرآن شریف کے سامنے نماز پڑھنا۔

۳) بیٹھے ہوئے آدمی کی پیٹھ کی طرف نماز پڑھنا جو بات کر رہا ہو۔

۴) قندیل یا چراغ کے سامنے نماز پڑھنا۔

۵) نفل کی دو رکعتوں میں ایک ہی سورۃ پڑھنا۔

۶) نماز سے فارغ ہونے کے بعد پیشانی سے مٹی یا گھاس ہٹانا۔

اسی طرح نماز کے دوران گھاس یا مٹی کو پیشانی سے ہٹانا جس سے نماز میں تکلیف ہو، یا ذہن اس کی طرف لگ جائے۔

۷) سانپ یا بچھو کو مارنا، جب کہ ان سے خطرہ ہو۔

۸) کپڑے دُرست کرنا تا کہ وہ رکوع یا سجدہ میں جسم سے نہ چپک جائے۔

۹) ایسی چادر پر نماز پڑھنا جس میں تصویریں ہوں، جب کہ تصویروں پر سجدہ نہ ہو۔

مذکورہ ذیل چیزوں میں شناخت کیجئے کہ کن سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور کن سے نماز مکروہ نہیں ہوتی:

۱- نمازی کے آگے سے گزرنا { }

۲- قرآن شریف کے سامنے نماز پڑھنا { }

۳- قندیل کے سامنے نماز پڑھنا { }

۴- نماز سے نکلنے کے لئے بھول کر سلام پھیرنا { }

۵- چہرہ گھمائے بغیر صرف آنکھ گھما کر دیکھنا { }

۶- نماز میں لکھی ہوئی چیز پر نظر پڑ جائے { }

۷- نفل کی دو رکعتوں میں ایک ہی سورۃ پڑھنا { }

۸- چنہ سے چھوٹی دانت میں پھنسی ہوئی کوئی چیز کھالے { }

۹- بات کرنے والے آدمی کی پیٹھ کی طرف نماز پڑھنا { }

امام کی اقتداء کے شرائط

مذکورہ شرطوں کے ساتھ امام کی اقتداء درست ہے:

۱) مقتدی تحریمہ کے وقت نماز کے ساتھ اقتداء کی بھی نیت کرے۔

۲) امام مقتدی سے آگے ہو۔

۳) امام مقتدی کے درمیان عورتوں کی صف نہ ہو۔

۴) امام اور مقتدی کے درمیان ایسی سڑک نہ ہو جہاں سے کار گذرتی ہو۔

۵) مقتدی امام کو دیکھ رہا ہو یا اس کی آواز مقتدی تک پہنچ رہی ہو۔

وضو کرنے والے کی اقتداء تیمّم کرنے والے کے پیچھے درست ہے۔

وضو میں پاؤں دھو کر نماز پڑھنے والے کی اقتداء موزے پر مسح کرنے والے امام کے پیچھے درست ہے۔

کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی اقتداء بیٹھ کر نماز پڑھنے والے امام کے پیچھے درست ہے۔

جب امام کی نماز فاسد ہو جائے گی تو تمام مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔

امام کے لئے واجب ہے کہ اپنی نماز لوٹائے اور نماز فاسد ہونے کا اعلان کردے، تاکہ مقتدی اپنی نماز لوٹائیں۔

سوالات :

۱- امام کی اقتداء درست ہونے کی کیا کیا شرطیں ہیں؟

۲- امام کی نماز فاسد ہونے سے اور کن کی نماز فاسد ہو جائے گی؟

۳- نماز فاسد ہو جانے کے بعد امام پر کیا واجب ہے؟

'ھاں' یا 'نھیں' میں جواب دیجئے !

۱) کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی اقتداء بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کے پیچھے درست ہے یا نہیں؟ { }

۲) وضو کرنے والے کی اقتداء تیمّم کرنے والے امام کے پیچھے درست ہے یا نہیں؟

{ }

۳) صحت مند آدمی کی اقتداء نکسیر کے مریض امام کے پیچھے درست ہے یا نہیں؟

{ }

۴) پاؤں دھو کر نماز پڑھنے والے کی اقتداء موزے پر مسح کرنے والے امام کے پیچھے درست ہے یا نہیں؟ { }

نمازتوڑنے کاحکم

نمازشروع کرنے کے بعدبغیرکسی شرعی عذرکےاس کوتوڑناجائزنہیں ہے۔

والدیاوالدہ پکارنے پرنمازتوڑناجائزنہیں ہے۔

نمازاندھےکودیکھے کہ کنویں یاگڑھے کےقریب آگیاہے، اگراس کونہ بتایاجائےتو کنویں یاگڑھےمیں گرجائےگا،توایسی صورت میں نمازتوڑناواجب ہوگا۔

کوئی مدد کے لئے پکارےاورنمازی اس کی مدد کرسکتا ہوتواس کے لئے نمازتوڑنا واجب ہوگا۔

نمازی چورکودیکھے کہ وہ اس کایاکسی دوسرے کاقیمتی سامان چرارہاہو،تواس کے لئے نماز توڑناجائزہے۔

مسافرکواگرچوروں سے خطرہ ہوتواس کے لئے نمازمیں تاخیرکرناجائزہے۔

جائز / ناجائز / واجب کے ذریعہ جواب دیجئے !

۱-	کوئی مدد کے لئے پکارےتونمازتوڑنا	{ }
۲-	والدین کی پکارپرنمازتوڑنا	{ }
۳-	اندھےکوگرنے سے بچانے کے لئےنمازتوڑنا	{ }
۴-	مسافرکاچورکےڈرسےنمازمیں تاخیرکرنا	{ }
۵-	چورک کوچوری کرتے دیکھ کرنمازتوڑنا	{ }
۶-	بغیرکسی شرعی عذرکےنمازتوڑنا	{ }

بیٹھ کر نماز پڑھنا

فرض اور واجب نماز کھڑے ہونے کی طاقت کے باوجود بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں۔

کھڑے ہوکر نماز پڑھنے طاقت کے باوجود بیٹھ کر نفل پڑھنا جائز ہے۔

بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے پر آدھا ثواب ملے گا۔

جو شخص مجبوری کی بناء پر بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس کو پورا ثواب ملے گا۔

بیٹھ کر نماز پڑھنا ہو تو اس طرح بیٹھا جائے جس طرح قعدہ میں بیٹھا جاتا ہے۔

اگر نفل کھڑے ہوکر شروع کیا ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ بیٹھ کر نماز مکمل کرے۔

حکم بتائیے!

۱- فرض اور واجب بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا [ ]

۲- بلا عذر بیٹھ کر نفل پڑھنا [ ]

۳- بلا عذر بیٹھ کر نفل پڑھنے کا ثواب [ ]

۴- عذر کی بناء پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب [ ]

۵- بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ [ ]

ٹرین اور ہوائی جہاز میں نماز

امام ابوحنیفہؒ کی رائے کے مطابق چلتی ٹرین اور اُڑتے ہوئے ہوائی جہاز میں بغیر عذر بیٹھ کر فرض اور واجب نماز پڑھنا جائز ہے۔

امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک چلتی ٹرین اور اُڑتے ہوئے ہوائی جہاز میں بغیر عذر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں، البتہ جب عذر ہو، جیسے: کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے سر چکرانے لگے تو بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

اسی طرح جب ٹرین بہت ہلنے لگے اور کھڑا ہونا دُشوار ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

اگر دو سیٹوں کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور ایک سیٹ پر سجدہ کرے تو نماز درست ہو گی، جب کہ ٹرین کے فرش پر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو۔

جب ٹرین رُکی ہوئی ہو تو اس میں بیٹھ کر نماز پڑھنا کسی کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

اسی طرح جب ہوائی جہاز زمین پر ٹھہرا ہوا ہو تو اس میں بیٹھ کر نماز جائز نہیں ہے۔

قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز شروع کی، پھر ٹرین یا ہوائی جہاز دوسری طرف مڑ گیا تو قبلہ کی طرف مڑ جانا چاہیئے، اگر مڑنے کی گنجائش ہو۔

اگر مڑنے کی گنجائش نہ ہو، یا ٹرین اور ہوائی جہاز کا دوسری طرف مڑنا معلوم نہ ہو تو نماز درست ہو جائے گی۔

سوالات :

۱۔ امام ابوحنیفہؒ کی رائے کے مطابق ٹرین اور ہوائی جہاز میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

۲۔ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اس کا کیا حکم ہے؟ مثال دے کر سمجھائیے۔

۳۔ ٹرین جب ہلنے لگے اور کھڑا ہونا دُشوار ہو تو کس طرح نماز پڑھنا جائز ہے؟

۴۔ دو سیٹوں کے درمیان کس طرح نماز پڑھنا جائز ہے؟

۵۔ جب ٹرین رُکی ہوئی ہو تو کیا حکم ہے؟

۶۔ جب ہوائی جہاز زمین پر ٹھہرا ہوا ہو تو اس میں نماز کا کیا حکم ہے؟

خالی جگھوں کو پر کرو!

۱) قبلہ کی طرف .... کر کے نماز شروع کی ، پھر ٹرین یا ہوائی جہاز دوسری طرف .... گیا، تو .... کی طرف مڑ جانا چاہیے، اگر .... کی گنجائش ہو۔

۲) اگر مڑنے کی گنجائش .... ہو یا ٹرین اور .... کا دوسری طرف مڑنا .... نہ ہو، تو .... دُرست ہو جائے گی۔

جماعت کے شرائط

جماعت سے نماز پڑھنا اُن لوگوں کے لئے سنتِ مؤکدہ یا واجب ہے جن میں مذکورہ شرطیں پائی جاتی ہوں:

۱) مرد ہو - عورت پر جماعت مسنون نہیں

۲) بالغ ہو - بچہ پر جماعت سے نماز پڑھنا مسنون نہیں

۳) عقل مند ہو - پاگل پر جماعت مسنون نہیں

۴) عذروں سے خالی ہو - معذور شخص پر جماعت مسنون نہیں

اگر عورت، بچہ، پاگل اور معذور جماعت سے نماز پڑھ لیں، تو ان کو جماعت کی نماز کا ثواب ملے گا۔

سات سال کی عمر کے بچوں کو مسجد جا کر جماعت سے نماز پڑھنا چاہیئے، بشرطیکہ وہ مسجد میں شور نہ مچائیں اور دوسرے نمازیوں کی نماز خراب نہ کریں۔

سوالات:

۱- جماعت کی نماز واجب ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

۲- جماعت کی نماز واجب ہونے کی کیا کیا شرطیں ہیں؟ بیان کیجئے!

۳- عورت اور بچے جماعت سے نماز پڑھ لیں تو ان کو جماعت کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

۴- کتنی سال کی عمر میں بچوں کو مسجد جا کر جماعت سے نماز پڑھنا چاہیئے؟

کن صورتوں میں جماعت واجب نہیں؟

مذکورہ صورتوں میں سے کوئی عذر پایا جائے تو جماعت حاضر ہونا واجب نہیں رہتا ہے:

۱) جب تیز بارش ہو رہی ہو۔

۲) جب سخت سردی ہو اور اس بات کا ڈر ہو کہ اگر باہر گیا تو بیمار پڑ جائے گا یا بیماری بڑھ جائے گی۔

۳) جب راستہ میں سخت کیچڑ ہو۔

۴) جب سخت اندھیرا ہو۔

۵) رات میں تیز آندھی چل رہی ہو۔

۶) جب بیمار ہو۔

۷) اندھا ہو۔

۸) کافی بوڑھا ہو، جو مسجد تک نہ جا سکتا ہو۔

۹) جب کسی بیمار کی تیمارداری میں مصروف ہو۔

۱۰) جب طہارت یا ضرورت کا تقاضہ ہو۔

۱۱) جب قید میں ہو۔

۱۲) دونوں ہاتھ یا ایک ہاتھ کٹا ہوا ہو۔

۱۳) بیماری کی بناء پر چلنے کی طاقت نہ ہو۔

۱۴) کھانا حاضر ہو اور اسے بھوک لگی ہو اور اس کا دل کھانے کی طرف مائل ہو۔

۱۵) جب سفر کے لئے تیار ہو۔

۱۶) جماعت سے نماز پڑھنے میں سامان چوری ہونے کا اندیشہ ہو۔

۱۷) جماعت سے نماز پڑھنے میں ٹرین یا ہوائی جہاز چھوٹ جانے کا اندیشہ ہو۔

سوالات:

۱۔ کتنے عذروں کی بناء پر جماعت میں حاضر ہونا واجب نہیں رہتا ہے؟

۲۔ سخت سردی کا کیا حکم ہے؟

۳۔ تیز آندھی کی کیا شرط ہے؟

۴۔ کھانے کی موجودگی میں جماعت کا کیا حکم ہے؟

خالی جگھوں کو پر کیجئے!

جماعت سے.......... پڑھنے میں سامان .... ہونے کا اندیشہ ہو یا.......... سے نماز پڑھنے میں ٹرین یا.......... چھوٹ جانے کا اندیشہ ہو، تو ایسے وقت جماعت میں حاضر ہونا ....نہیں رہتا ہے۔

تراویح کی نماز

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَ اِحْتِسَاباً غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ . (بخاری ومسلم)

''جو ایمان اور ثواب کی اُمید کے ساتھ رمضان کی نماز پڑھے تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔''

تراویح کی نماز مرد عورت دونوں کے لئے سنتِ مؤکدہ ہے۔

تراویح کی جماعت کرنا پورے محلّہ والوں پر سنتِ کفایہ ہے۔

اگر محلّہ کی ایک مسجد میں بھی تراویح جماعت سے نہ پڑھی جائے تو پورے محلّہ والے گنہ گار ہوں گے۔

تراویح میں بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھی جاتی ہیں۔

تراویح کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک ہے۔

وتر سے پہلے تراویح پڑھنا مستحب ہے۔

تہائی رات یا نصف رات کے بعد تراویح پڑھنا مستحب ہے۔

آدھی رات کے بعد بھی تراویح پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔

تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد اتنی ہی دیر (چار رکعت کی مقدار) آرام کے لئے بیٹھنا مستحب ہے۔

تراویح کی نماز میں ایک مرتبہ پورا قرآن مجید پڑھنا مسنون ہے۔
لوگوں کی کاہلی کی وجہ سے ایک مرتبہ قرآن مجید پڑھنا نہیں چھوڑنا چاہیے۔

سوالات:

۱۔ تراویح کے تعلق سے رسول اللہ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟
۲۔ تراویح کی نماز کا کیا حکم ہے؟
۳۔ تراویح کی جماعت کا کیا حکم ہے؟
۴۔ تراویح کا کیا وقت ہے؟
۵۔ تراویح کب پڑھنا مستحب ہے؟
۶۔ تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد کیا مستحب ہے؟
۷۔ تراویح میں قرآن مجید پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

صحیح جوڑیاں ملائیے:

۱)	تراویح کی نماز	(الف) بعد عشاء تا فجر	( )	( )
۲)	تراویح کی جماعت	(ب) مسنون	( )	( )
۳)	تراویح کی رکعتیں	(ج) سنتِ مؤکدہ	( )	( )
۴)	تراویح کا وقت	(د) سنتِ کفایہ	( )	( )
۵)	تراویح میں ایک ختم قرآن	(ہ) بیس	( )	( )